﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد14 — جمعة المبارک 16؍فروری 2007ء — 27؍محرم الحرام 1428 ہجری قمری ❁ 16؍تبلیغ 1386 ہجری شمسی — شمارہ07

امام ڈھال ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
امام ڈھال ہے جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب یقاتل من وراء الامام)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام﴾

قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے

اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا

’’خدائے رحیم وکریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہ وعزّاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے مبارک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمة اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعُلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا‘‘۔

’’اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے‘‘۔

(اشتہار 20؍فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 100-103 مطبوعہ لندن)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

’’یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واَولیٰ واکمل وافضل واتمّ ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دُعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے...... اس جگہ بفضلہ تعالیٰ واحسانہ وببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے‘‘۔ (اشتہار 22؍مارچ 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 114-115۔ مطبوعہ لندن)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

’’صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخصّ آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دُعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے، نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے‘‘۔ (اشتہار 8؍اپریل 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 117۔ مطبوعہ لندن)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عدیم المثال شمائل وفضائل کا مختصر تذکرہ جو حضور انور ہی کے مبارک ومقدس الفاظ میں ہدیہ ٔ قارئین ہے۔

معجزانہ اولوالعزمی

"احمدیت کی اشاعت ،نظام جماعت میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ،جماعت کی شدید مخالفتوں کے مقابل پراس نے مجھے اولوالعزم ثابت کیا ،جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات پر خطرناک فتنہ پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے دبانے کی توفیق دی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ کم کرنے کی جو کوششیں پیغامیوں نے کیں ان کا کامیاب مقابلہ کرنے کی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی اور اس کے لئے مافوق العادت اور معجزانہ عزم مجھے بخشا اور اس طرح اولوالعزم کی پیشگوئی میرے متعلق پوری ہوگئی۔ پھر دوسری خلافت پر مجھے متمکن کر کے اللہ تعالیٰ نے فضل عمر والی پیشگوئی کو بھی پورا کردیا۔ حضرت عمرؓ کی تلوار سے جس طرح اسلام کے دشمن گھائل ہوئے اسی طرح میرے دلائل کی تلوار سے ہوئے اور اس طرح بھی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر جس طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مختلف بلاد میں اسلام پھیلا اسی طرح میرے زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کے نام اور اس کی شہرت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا"۔

(خطبات محمود جلد 16صفحہ88 (خطبات 1935ء)

کفر کی طاقتوں کا توڑ ہیں ہم
روح اسلام کا نچوڑ ہیں ہم
گنتیوں سے مقام بالا ہے
ایک بھی ہوں اگر کروڑ ہیں ہم

❁❁❁❁❁❁

ملت کا فدائی

"میرا کام سپاہی کی حیثیت رکھتا ہے۔ میرا فرض یہی ہے کہ اپنے کام پر ناک کی سیدھ چلتا جاؤں اور اسی میں جان دے دوں۔ میرا یہ کام نہیں کہ عمر دیکھوں ،میرا یہی کام ہے کہ مقصود کو سامنے رکھوں اور اسے پورا کرنے کی کوشش میں لگا رہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں اس یقین سے کھڑا ہوں کہ یہ مقصود ضرور حاصل ہوگا اور یہ کام پورا ہو کر رہے گا ۔ یہ رات دن میرے سامنے رہتا ہے اور بسا اوقات میرے دل میں اتنا جوش پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو مَیں دیوانہ ہو جاؤں۔ اس وقت ایک ہی چیز ہوتی ہے جو مجھے ڈھارس دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ میری یہ سکیمیں سب خدا کے لئے ہیں اور میرا خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ ورنہ کام کا اور فکر کا اس قدر بوجھ ہوتا ہے کہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عقل کا رشتہ ہاتھ سے چھوٹ جائے گا اور مَیں مجنوں ہو جاؤں گا مگر اللہ تعالیٰ نفس پر قابو دیتا ہے۔ ظلمت سے روشنی کی کرن نظر آنے لگتی ہے اور چاروں طرف مایوسی ہی مایوسی کے معاملات کو اللہ تعالیٰ امید اور خوشی میں بدل دیتا ہے"۔

(ایضاً صفحہ88)

مٹ جاؤں مَیں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو

❁❁❁❁❁❁

دفاعِ اسلام میں فنائیت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"بسا اوقات کام کرتے کرتے دماغ معطل ہو جاتا ہے مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ جب اسلام کا باطل سے مقابلہ ہو تو میرا فرض ہے کہ اس راہ میں جان دے دوں اور جس دن ہمارے دوستوں میں یہ بات پیدا ہوجائے وہی دن ہماری کامیابی ہوگی۔ کام جلدی جلدی کرنے کی عادت پیدا کرو۔ اٹھو تو جلدی سے اٹھو، چلو تو چستی سے چلو ،کوئی کام کرنا ہو تو جلدی جلدی کرو۔ دو گھنٹے کا کام آدھ گھنٹہ میں کرو اور اس طرح جو وقت بچے اُسے خدا کی راہ میں صرف کرو۔ میرا تجربہ ہے کہ زیادہ تیزی سے کام کیا جاسکتا ہے۔ مَیں نے ایک ایک دن میں سو سو صفحات لکھے ہیں اور اس میں گو بازو شل ہو گئے اور دماغ معطل ہوگیا مگر میں نے کام کو ختم کرلیا"۔ (ایضًا صفحہ92)

عابد کو عبادت میں مزا آتا ہے
قاری کو تلاوت میں مزا آتا ہے
مَیں بندۂ عشق ہوں مجھے تو صاحب
دلبر کی محبت میں مزا آتا ہے

❁❁❁❁❁❁

عدیم المثال توکل

حضور انور نے 24؍مئی 1935ء کو جبکہ احراری فتنہ برٹش انڈیا میں نقطہ ٔ عروج پر تھا خطبہ جمعہ دیا کہ:

"یہ ساری طاقتیں اگر مل جائیں اور ان میں دنیا کی اور بھی نامور طاقتیں شامل ہوجائیں تو اتنا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں جتنی مکھی کی بھنبھناہٹ پہنچا سکتی ہے۔ یہ سب کے سب خوش ہیں کہ ہم نے ایک طاقت جمع کرلی ہے اور ہم بھی خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس طاقت کو توڑنے کا سامان کر رہا ہے..........حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک مقدمہ کے دوران میں ایک دفعہ کسی دوست نے اطلاع دی کہ مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ ہے اس پر مخالفوں نے سخت دباؤ ڈالا ہے اور اسے مجبور کیا گیا ہے کہ وہ آپؑ کو سزا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے یہ سنتے ہی اُٹھ کر بیٹھ گئے اور نہایت جلال کے ساتھ فرمایا:

"آپ لوگ کیا باتیں کررہے ہیں ،کس کی طاقت ہے کہ وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکے"۔

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اب فوت ہو چکے ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح فوت نہیں ہوئی ،وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی اور دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی اُسے مٹا نہیں سکتیں"۔

پھر پُرشوکت اور پُر جلال الفاظ میں یہ باطل شکن اعلان فرمایا:

"خدا نے جس رستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے ۔ جو تعلیم مجھے دی گئی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کو اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں ۔اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور مَیں ان کی شکست کو اُن کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں ۔وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔ پس مَیں ان دوستوں کے مشورہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں لیکن ان سے کہتا ہوں میری نرمی خدا کے نشانوں کو چھپانے والی ہوگی۔ مَیں نرمی کروں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ مَیں نے دشمن کے حملہ کو اپنی چالاکی سے دُور کردیا ہے۔ مگر آج خدا یہ دکھانا چاہتا ہے کہ انسانی طاقتیں اس کے ارادہ کے سامنے ہیچ اور ذلیل ہیں۔ آج خدا اپنی طاقت دکھانا چاہتا اور اپنے جلال کا مظاہرہ کرنا چاہتا ہے۔ مَیں تمام دشمنوں کے سامنے نڈر ہو کر کھڑا ہوں اور کھڑا رہوں گا اور ہر مخلص احمدی سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ وہ دشمن کے سامنے سینہ سپر رہے گا اس لئے مَیں مخالفوں سے کہوں گا وہ جتنی طاقتیں ہمارے خلاف جمع کرنا چاہتے ہیں ان سب کو جمع کرلیں اور متحدہ طور پر ہمارا مقابلہ کریں۔ ہم خدا کے فضل سے ان سے ڈرتے نہیں بلکہ خوش ہیں کہ اس طرح خدا کی مخفی طاقتیں ظاہر ہوں گی اور لوگوں کو پتہ لگے گا کہ ہمارا سلسلہ انسانوں کا قائم کردہ نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے"۔ (ایضًا صفحہ320)

تم مرے قتل کو نکلے تو ہو غور کرو
شیشے کے ٹکڑوں کو نسبت بھلا کیا ہیروں سے
جن کی تائید میں مولیٰ ہو انہیں کس کا ڈر
کبھی صیّاد بھی ڈر سکتے ہیں نخچیروں سے

(الفضل 11؍ستمبر 1924. سفر یورپ 1924ء کے دوران کہی گئی نظم کے دو شعر)

❁❁❁❁❁❁

وصیت ہے خلدِ بریں کی سند

وصیت ہے امرِ خدائے جلیل — وصیت ہے جنّت کی بہتر سبیل
وصیت ہے پاکیزگی کی دلیل — اٹھو اٹھ کے حاصل یہ نعمت کرو

وصیت کرو ہاں وصیت کرو

وصیت ہے رہوار نظمِ جہاں — وصیت ہے تقویٰ کی روح رواں
یہ ہے مسلک و مقصدِ راستاں — شمولیّت اس میں بسرعت کرو

وصیت کرو ہاں وصیت کرو

وصیت تو جنّت کی دہلیز ہے — مسیح محمدؐ کی تجویز ہے
بوحیِ خفی سب کی سب نیز ہے — خدا و نبی کی اطاعت کرو

وصیت کرو ہاں وصیت کرو

وصیت ہے خُلدِ بریں کی سند — بناتی ہے ایمان کو مستند
نہ غفلت ازیں مؤمنے مے کند — حصول سعادت بہ ہمّت کرو

وصیت کرو ہاں وصیت کرو

وصیت ہے ترکہ کا آمد کا عشر — پئے دین اسلام وحق دینا عشر
جو سوچو تو کچھ بھی نہیں ہوتا عشر — سبھی مل کے اس کی اشاعت کرو

وصیت کرو ہاں وصیت کرو

جو تحریک تجدید فرمائی ہے — وصیت کی تائید فرمائی ہے
یہ اسلام کی عید فرمائی ہے — اسے جلد لانے میں سبقت کرو

وصیت کرو ہاں وصیت کرو

(حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکملؓ)

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ

(ناصر احمد محمود طاهر۔مبلغ سلسله بينن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور مَیں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ "محمود"۔

(تریاق القلوب صفحہ 40۔روحانی خزائن جلد15 صفحہ214 مطبوعہ لندن)

یہ عین حقیقت ہے کہ دنیا کے نقشہ کو بدل کر رکھ دینے والے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوا کرتے۔ ہزاروں آفتاب اس عالم آب وگل کو روشنی بخش کر افق کے اُس پار اتر جایا کرتے اور سال ہا سال مادر گیتی دیر وحرم کا طواف کرتی ہے پھر جا کر کہیں کوئی ایسا انقلابی وجود پیدا ہوتا ہے جس کے کارہائے نمایاں دیکھ کر دنیا پکار اٹھتی ہے :

ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

ایسی عظیم الشان اور باکمال ہستیوں کا سرتاج تو یقیناً ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات ہی ہے جو اولین وآخرین کے فخر اور سردار دوجہاں ہیں جن کی ثنا میں تو ذرّہ ذرّہ رطب اللسان ہے۔ لاریب کہ کُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ ﷺ۔

اس وقت آپ کے فیضان کہ يَنْزِلُ عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ يَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهٗ (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ) اور لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَآءِ (بخاری کتاب التفسير سورة الجمعة) کے نتیجہ میں مسیح دوراں کے گھر پیدا ہونے والے ایک جلیل القدر فرزند صالح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، اَلْمُصْلِحُ الْمَوْعُوْد کے سوانح کا کچھ تذکرہ کرنا ہے۔

یہ وہی فرزند دلبند گرامی ارجمند تھا جس کی خبر طالمود میں ان الفاظ میں دی گئی تھی:

"It is also said that he (the Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grandson".

(Talmud by Joseph Barkley .chepter 5 page:37. London 1878)

اور متی کی انجیل باب 25 آیات 1 تا 13 میں آسمانی بادشاہت کے دولہا کے نام سے یاد کیا گیا۔

آپ کے متعلق پیشگوئیاں اسلام میں آنے والے متعدد بزرگوں کو بھی ہوئیں۔حتی کہ پیدائش سے کچھ عرصہ قبل خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو لدھیانہ میں مکرم شیخ مہر علی صاحب کے مکان پر چلّہ کشی کے دوران بیسیوں عظیم الشان فقرات پر مشتمل آپ کی بابت الہاماً خبر دی گئی جو آپؑ نے 20رفروری 1886ء کو ہی ایک اشتہار کے ذریعہ سے شائع کردی جو جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے۔

اس پیشگوئی کے تقریباً ایک ماہ بعد 22رمارچ 1886ء کو ایک اور اشتہار کے ذریعہ حضورؑ نے بتایا کہ:

"ایسا لڑکا بموجب الٰہی 9 برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا"۔

(تبلیغ رسالت جلد اول بحواله تذکره صفحه 148-173 مارچ 1886ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے پہلے اور اس مذکورہ پیشگوئی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں ایک لڑکا بشیر احمد پیدا ہوا جو 4رنومبر 1888ء کو اپنی عمر کے سولہویں مہینے میں بوقت نماز صبح اپنے معبود حقیقی کی طرف واپس بلا لیا گیا جس پر دشمن بہت خوش ہوئے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط نکلی۔لیکن بھلا خدا کی باتیں بھی غلط ہوا کرتی ہیں۔ یہ پیشگوئی تو ربّ العالمین کی طرف سے تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا:

"سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا اور فوت بھی ہو گیا اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔زمین وآسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"۔(سبز اشتہار صفحه 7حاشيه)

نیز مزید لکھا کہ:

"20رجنوری 1886ء کے اشتہار کی یہ عبارت کہ ایک خوبصورت پاک لڑکا تیرا مہمان آتا ہے۔ یہ مہمان کا لفظ درحقیقت اس لڑکے کا نام رکھا گیا تھا اور یہ اس کی کم عمری اور جلد فوت ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے..........۔اور اشتہار مذکورہ کی یہ عبارت کہ وہ رجس (یعنی گناہ) سے بکلّی پاک ہے یہ بھی اس کی صغر سنی کی وفات پر دلالت کرتی ہے ....اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"۔پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔اور ایک الہام میں اس کا نام "فضل عمر" ظاہر کیا گیا ہے۔اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا"۔

(سبز اشتهار صفحه 20-21 حاشيه)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شدید معاند پنڈت لیکھرام نے تو اپنے اشتہاروں میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ تین سال میں آپ کی اولاد ختم ہو جائے گی اور آپ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہے گا۔لیکن اس کی بات غلط نکلی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب حضرت اُمّ المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے ہاں 12رجنوری 1889ء کو ہفتہ کے روز رات گیارہ بجے کے قریب پیدا ہوئے۔ آپ کا عقیقہ 18رجنوری 1889ء کو جمعہ کے دن ہوا اور دِینا نامی آدمی نے آپ کے بال کاٹے تھے۔

جس طرح پرانے خاندانوں میں رواج تھا کہ چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کھِلائی رکھ لیا کرتے تھے آپ کے لئے بھی کھِلائی (عورت) رکھ لی گئی۔ وہ بیمار تھی لیکن اس نے کسی کو بتایا بھی نہ تھا کہ مَیں بیمار ہوں۔ اس کے اپنے آٹھ، نَو بچے سِل اور دِق کی بیماری سے فوت ہو چکے تھے۔اس عورت نے حضرت امّ المومنین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بغیر پوچھے آپ کو دودھ پلا دیا۔ اس طرح سِل، دق اور خنازیر کے جراثیم آپ میں داخل ہو گئے اور دو سال کی عمر سے لے کر مسلسل 12-13 سال کی عمر تک کبھی بہت زیادہ کھانسی ہو جاتی کبھی بخار اور کبھی خنازیر کی گلٹیاں پھول کر گیندے کے برابر ہو جاتیں۔ ڈاکٹر تو کہتے تھے اس بچے کا بچنا مشکل ہے مگر خدائے حی وقیوم نے اس کا نام فضل عمر رکھا تھا اس لئے ڈاکٹروں کی مایوسی کے باوجود وہ قادر مطلق اپنے فضل کے ساتھ عمر بخشتا چلا گیا۔سچ ہے جسے اللہ رکھے اسے کون چکھّے۔

صغرسنی اور پھر بیماریوں میں گھرا ہوا بے بس معصوم بچہ تو خواہ مخواہ والدین کا منظور نظر بن ہی جایا کرتا ہے اور اکثر ایسے بچے والدین کے لاڈ پیار سے بگڑ ہی جایا کرتے ہیں مگر آپ جتنے لاڈلے تھے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت امّاں جان (حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ) کو شروع ہی سے آپ کی تربیت کی فکر بھی رہتی تھی۔اس لئے تربیت کرتے ہوئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھا جاتا۔مثلاً ایک دفعہ آپ گھر میں چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دیکھ کر فرمایا کہ:

"میاں! گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے، جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں"۔

ایک دفعہ بچپن میں آپ ایک طوطا شکار کر کے لائے۔حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: "محمود! اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کے لئے پیدا نہیں کیا۔بعض خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں۔ بعض کی آواز اللہ میاں نے اچھی بنائی ہے کہ ہم ان کی آواز سن کر خوش ہوں"۔یعنی بچپن میں ہی آپ کو بتایا گیا کہ بعض چیزیں حرام تو نہیں لیکن ان کا کھانا ہمارے پیارے نبی ﷺ نے پسند نہیں کیا۔

ایک بار حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے جو آپ کے چھوٹے بھائی تھے کہا کہ بشیر تم بتاؤ علم اچھا ہے یا دولت۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام پاس ہی بیٹھے تھے جب آپ نے یہ سنا تو فرمایا: "بیٹا! توبہ کرو۔نہ علم اچھا نہ دولت۔خدا کا فضل اچھا ہے"۔

(سیرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ)

کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے چھوٹے سے بیٹے کے دماغ میں شروع سے یہ خیال ڈال دیا کہ اگر خدا کا فضل نہ ہو تو علم اور دولت دونوں کسی کام کے نہیں کیونکہ اس علم اور دولت سے اگر بُرے کام کرنے لگ جائیں تو یہ بُرے بن جاتے ہیں۔

آپ چار سال کے تھے کہ ایک دفعہ اپنے ہم عمر بچوں سے کھیل رہے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ پاس سے گزرے۔انہوں نے بڑے پیار سے پوچھا: "میاں آپ کھیل رہے ہیں"۔حضرت مصلح موعودؓ نے فوراً جواب دیا کہ "بڑے ہوں گے تو ہم بھی کام کریں گے"۔(سوانح فضل عمرؓ)

اسی طرح 9 سال کی عمر کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک لڑکے کے ساتھ گھر میں کھیل رہے تھے۔کھیلتے کھیلتے یونہی ایک کتاب اٹھا کر کھولی تو اس میں لکھا تھا کہ جبرائیل اب نازل نہیں ہوتے۔آپؓ نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ میرے ابّا پر تو نازل ہوتے ہیں۔اس لڑکے نے کہا کہ نہیں جبرائیل اب نہیں آتے کیونکہ اس کتاب میں یہی لکھا ہے۔ دونوں اپنی اپنی بات پر اڑے ہوئے آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گئے اور اپنا جھگڑا بتایا تو حضورؑ نے فرمایا کہ کتاب میں غلط لکھا ہے۔جبرائیل اب بھی آتا ہے۔

ایسا ہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن سے آپ کے بچپن کے علم اور دیانت کا پتہ چلتا ہے۔اور خدا کا کہا شروع سے ہی برحق نظر آتا ہے کہ "وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا، ......وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"۔

1885ء میں حافظ احمد اللہ صاحب ناگپوری نے آپ کو قرآن شریف پڑھانا شروع کیا اور 7رجون 1887ء کو آپ کی آمین ہوئی۔جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نظم لکھی جو درثمین میں "محمود کی آمین" کے عنوان سے مرقوم ہے۔

کچھ عرصہ آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے لوئر پرائمری سکول قادیان میں پڑھتے رہے اور 1898ء میں تعلیم الاسلام سکول بنا تو آپ اس میں داخل ہو گئے۔آپ نے پرائمری کی جو معمولی تعلیم حاصل کی اس میں سات اساتذہ نے آپ کو پڑھایا جن میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ، حضرت قاضی سید احمد حسین صاحب بھیرویؓ، حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ، حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ (سابق مہر سنگھ)، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور ماسٹر فقیر اللہ صاحبؓ جیسے جلیل القدر صحابہ تھے۔

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ آپ کے متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔اسے درج کرنے سے پہلے مَیں سید عبدالقادر جیلانیؒ کا ایک کشف رقم کرنا مناسب سمجھتا ہوں جو حدیقہ محمودیہ، ترجمہ روضہ قیومیہ صفحہ 32 پر درج ہے۔ کہ ایک دن حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کسی جنگل میں مراقبہ فرمائے ہوئے بیٹھے تھے۔ ناگہاں آسمان سے ایک عظیم نور ظاہر ہوا جس سے تمام عالم نورانی ہو گیا۔یہ نور ساعۃً فساعۃً بڑھتا گیا اور روشن ہوتا گیا۔ اس سے امّت مرحومہ کے اولین وآخرین اولیاء نے روشنی حاصل کی۔حضرت نے تامل فرمایا کہ اس مثال میں کسی صاحب کمال وجود کا مشاہدہ کروایا گیا ہے۔القاء ہوا کہ اس نور کا صاحب تمام اُمّت کے اولیاء اولین وآخرین سے افضل تر ہے۔پانسو سال بعد ظہور فرما ہو کر ہمارے پیغمبر ﷺ کے دین کی تجدید کرے گا جو اس کی صحبت سے فیضیاب ہوگا وہ سعادت مند ہوگا۔اس کے فرزند اور خلیفہ بارگاہ احدیّت کے صدر نشینوں میں سے ہیں"۔

حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے کہا: "میاں آپ کے والد صاحب کو تو کثرت سے الہام ہوتے ہیں کیا آپ کو بھی الہام ہوتا ہے اور خوابیں آتی ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ مولوی صاحب! خوابیں تو بہت آتی ہیں اور ایک خواب تو روز ہی دیکھتا ہوں کہ مَیں ایک فوج کی کمان کر رہا ہوں"۔

(سوانح فضل عمر)

خدا تعالیٰ کا یہ سلوک بتاتا ہے کہ وہ دراصل آپ کو بارگاہ احدیت کے صدر نشین کی تیاریاں کروا رہا تھا۔تبھی تو کبھی خوابوں میں فوج کی کمان کرتے دکھاتا ہے۔تو کبھی دل سے ایسی ایسی دعائیں نکلواتا ہے کہ واقعی اس نے آپ کو اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہو۔

شیخ غلام محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بتاتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے مسجد مبارک میں دیکھا کہ کوئی دعا کر رہا ہے اور بڑے کرب سے روئے جا رہا ہے۔ اس کا کرب دیکھ کر مَیں نے بھی دعا شروع کر دی کہ خدایا اس کی دعا قبول کر لے اور جو یہ مانگتا ہے اسے دے دے۔ بالآخر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ دعا کرنے والا بچہ مرزا محمود احمد ہے۔ مَیں نے پوچھا میاں خدا سے کیا مانگ رہے تھے؟ تو بتایا کہ ''اے خدا اِسلام کو میری آنکھوں کے سامنے روشن کر''۔

آپ خود فرماتے ہیں کہ مَیں چھوٹی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہاتھ سے ہو۔ مَیں اپنی خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے مَیں جب دیکھتا تھا اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو، اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ مَیں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ جوش اُنس اسلام کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ یہ جوش بہت پرانا رہا ہے۔ غرض اسی جوش اور خواہش کی بنا پر مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو اور مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں''۔

('منصب خلافت' تقریر 1914ء)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور آپ کی دعاؤں کی قبولیت ہی تو تھی کہ ایسی ہمت بندھی کہ 26/مئی 1908ء کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو بعض نادانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ بے وقت وفات ہوئی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ دوسروں کی ٹھوکر کا موجب ہو۔ اس وقت آپ نے جبکہ عمر صرف 19 سال تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے جا کر عہد کیا کہ اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں اور مَیں اکیلا رہ جاؤں گا تو مَیں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر مخالفین نے اپنی گندہ ذہنی کا ثبوت دیتے ہوئے بہت اعتراض کرنے شروع کر دئے تو آپؓ نے اس کا جواب لکھا جو 'صادقوں کی روشنی کو کون دُور کر سکتا ہے' کے نام سے کتاب کی صورت میں شائع بھی ہوا۔ یہ آپ کی پہلی کتاب تھی۔ اسے پڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے مولوی محمد علی صاحبؓ سے کہا: ''مولوی صاحب! مسیح موعودؑ کی وفات پر مخالفین نے جو اعتراض کئے ہیں ان کے جواب میں تم نے بھی لکھا اور مَیں نے بھی مگر میاں ہم دونوں سے بڑھ گیا ہے''۔

1913ء میں آپؓ نے جماعت کے لئے قادیان سے الفضل اخبار ایسے حالات میں شائع کیا کہ جماعت کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ ایک اخبار نکال سکے۔ اس لئے آپ کی بیوی حضرت امّ ناصر صاحبہ نے اپنے سارے زیور آپ کی خدمت میں پیش کر دئے جن کو بیچ کر الفضل چھپنے کا انتظام کیا گیا۔

13/مارچ 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات ہوئی۔ اس دن عصر کی نماز کے وقت سب لوگ مسجد نور قادیان میں جمع ہو گئے جہاں نواب محمد علی خان صاحبؓ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد تھے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وصیت پڑھ کر سنائی اور لوگوں سے درخواست کی کہ وصیت کے مطابق کسی شخص کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ اس پر حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہویؓ نے آپ کا نام پیش کیا۔ پہلے تو آپ نے انکار کیا مگر لوگوں کے بے حد اصرار کو دیکھ کر آپ سمجھ گئے کہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کی بیعت لی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات پر غیر مبائعین نے بہت زور لگایا کہ خلافت ختم ہو جائے اور انجمن جماعت کا انتظام سنبھالے مگر یہ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ اپنے کاموں میں ایسا اولوالعزم نکلا کہ ان کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی اور جب ان کے سرکردہ مولوی محمد علی صاحب نے دیکھا کہ ہماری دال نہیں گل رہی تو اپنی ایک علیحدہ جماعت بنالی اور اپنا مرکز لاہور مقرر کر لیا۔ اسی جماعت کو لاہوری یا پیغامی یا غیر مبائعین کہتے ہیں۔ جن کا اعتراض یہ بھی ہوا کرتا تھا کہ خلیفہ تو کوئی صحتمند شخص ہونا چاہئے۔ لیکن بیماری اور کمزوری کے باوجود آپ بہت ہمت سے خلافت کا کام کرتے رہے۔

12/اپریل 1914ء کو مسجد مبارک قادیان میں ملک بھر کے احمدی نمائندوں کی آپ کے حکم پر ایک مجلس شوریٰ ہوئی۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ ''مَیں چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ایسے لوگ ہوں جو ہر زبان جاننے والے ہوں تاکہ ہم ہر زبان میں آسانی سے تبلیغ کر سکیں''۔

لندن میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے عہد میں ہی احمدیہ مشن قائم ہو چکا تھا۔ آپ کی خلافت کے دوسرے سال 1915ء میں جزیرہ ماریشس میں دوسرا جماعتی بیرونی مشن قائم ہوا۔ یہاں ایک اور دلچسپ بات یہ سامنے آتی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود میں الفاظ ''وہ جلد جلد بڑھے گا......اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا''۔ اس مشن کے قائم ہونے کے ساتھ ہی پورے ہو جاتے ہیں کیونکہ ماریشس کے رہنے والے کہا کرتے تھے کہ ہمارا جزیرہ دنیا کا کنارہ ہے۔ تو خدا کی بات تو 1915ء میں ہی پوری ہوگئی کہ آپ کا نام دنیا کے کنارے تک پہنچ گیا لیکن یہ بھی یاد رہے کہ آپ کی زندگی میں ہی جماعت احمدیہ کے مشن دنیا کے پچاس مختلف ملکوں میں کھلے۔ یہ مشرق میں بھی تھے اور مغرب میں بھی، شمال میں بھی اور جنوب میں بھی۔ کالوں میں بھی اور گوروں میں بھی، سرخ لوگوں میں بھی اور زرد لوگوں میں بھی۔ اگر سب کی فہرست لکھی جائے تو بہت لمبی ہو جائے مختصر یہ کہ یورپ میں انگلستان، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، سپین، ہنگری، آسٹریا، چیکوسلاواکیہ، اٹلی، جرمنی، یوگوسلاویہ، روس اور امریکہ میں شمالی اور جنوبی امریکہ۔ مغربی افریقہ میں غانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، لائبیریا، ٹوگولینڈ، آئیوری کوسٹ۔ مشرقی افریقہ میں کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ۔ اور جنوبی افریقہ میں اور پھر مشرق وسطیٰ میں بھی کئی ملکوں میں مشن کھلے۔ مشرق قریب میں سری لنکا، برما اور ایران میں۔ مشرق بعید میں جاوا، سماٹرا، ملایا، سنگاپور، جاپان، چین، ہانگ کانگ اور جزائر فجی میں جہاں جغرافیہ دانوں نے ایک فرضی لکیر کھینچی ہوئی ہے جس کے مشرق میں چلے جاؤ تو ایک تاریخ کم ہوگی اور اس خط کے مغرب میں چلے جاؤ تو ایک تاریخ زیادہ ہوگی جو Date Line کہلاتی ہے۔ اور واقعۃً دنیا کا آخری کنارہ بنتا ہے۔ پس خدا کی بات کیسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی کہ ''زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی''۔

آپ کی خلافت کے آغاز سے ہی تبلیغ کا کام بڑی تیزی سے بڑھنے شروع ہو گئے اس لئے آپ نے 7/ستمبر 1917ء کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کی جس پر سب سے پہلے 63 نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے جن میں مولوی عبدالرحیم صاحب، شیخ یوسف علی صاحب، صوفی عبدالقدیر صاحب، صوفی محمد ابراہیم صاحب، مولوی جلال الدین شمس صاحب، مولوی ظہور حسین صاحب، شیخ محمود احمد صاحب عرفانی وغیرہ تھے۔

خلافت کے بعد سارا سارا دن اور رات کافی دیر تک مسلسل کام کرتے رہنے سے آپ بہت زیادہ بیمار رہنے لگے تو ڈاکٹروں نے بمبئی جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ 3/مئی 1918ء کو آپ قادیان سے لاہور روانہ ہوئے جہاں سے ناک اور حلق کا بجلی کے ذریعہ علاج کروانے کے بعد بمبئی تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر آپ کی طبیعت اچھی ہوگئی تو آپ 15/جون 1918ء کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔

حضور کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ میں كَانَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کے الفاظ بھی ہیں کہ گویا خدا آسمان سے اتر آیا۔ جس طرح خدا کو اپنی مخلوق کی فکر ہوتی ہے آپ کو بھی جماعت کے ہر قسم کے لوگوں کا خیال رہتا تھا۔ چنانچہ 1919ء میں آپ کے کہنے پر قادیان میں احمدی یتیم بچوں کے لئے احمدیہ یتیم خانہ قائم کیا گیا تاکہ ان کا کوئی ٹھکانہ بن سکے اور وہ ادھر ادھر ٹھوکریں نہ کھاتے پھریں اور اس یتیم خانہ کے افسر حضرت میر قاسم علی صاحبؓ مقرر ہوئے۔

25/دسمبر 1922ء کو آپ نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی تاکہ احمدی عورتوں کو دینی تعلیم دی جا سکے اور وہ اچھی بہنیں، اچھی بیٹیاں، اچھی مائیں اور اچھی بیویاں بنیں۔ لجنہ اماء اللہ قائم کرنے کے تین سال بعد 1925ء میں احمدی عورتوں کی علمی ترقی کے لئے آپ نے قادیان میں مدرسۃ الخواتین کی بنیاد رکھی جس میں اَور استادوں کے علاوہ آپ خود بھی پڑھایا کرتے تھے۔ آپ کو عورتوں کی اصلاح کا بہت خیال رہتا تھا۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''اگر پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو جماعت ترقی کرنے لگے''۔

آپ نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے سکول اور کالج بھی بنوایا تھا تاکہ وہ سچی احمدی مسلمان عورتیں بنیں۔

آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں کی تعلیم کا بہت خیال رہتا تھا۔ لڑکوں کے لئے سکول تو پہلے ہوئے تھے لیکن ان کی دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ 15/اپریل 1928ء کو بنایا جو اب بھی ربوہ میں مبلغین کی تیاری کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے لئے آپ نے تعلیم الاسلام کالج بھی بنایا۔

1914ء کے شروع میں انگلستان کے ویمبلے پارک میں ایک نمائش کے موقع پر مذہبی کانفرنس میں حضرت مصلح موعودؓ نے خود بھی شرکت فرمائی۔ جس میں آپ کا مضمون ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے پڑھا جو بہت پسند کیا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود میں آپ کی علامت کہ ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'' دو طرح سے بڑی واضح طور پر آپ کے ذریعہ پوری ہوئی۔ ایک دسمبر 1930ء میں جب آپ کے چوتھے بھائی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب (جو آپ سے بڑے بھی تھے) آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور پھر دوسرے اس وقت جب 1948ء میں ربوہ کی بنیاد رکھی کیونکہ قبل ازیں مکّہ، مدینہ اور قادیان تین ایسے اسلامی شہر تھے جنہیں خدا کے تین ماموروں نے تعمیر کیا تھا اور اب چوتھے شہر کی بنیاد آپ رکھ رہے تھے۔

آپ کو صرف احمدیوں سے ہی پیار نہ تھا بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی بہت ہمدردی تھی۔ کشمیر کے مسلمانوں پر بہت سالوں سے ہندو ظلم کر رہے تھے۔ 1931ء میں جب یہ مظالم بہت زیادہ بڑھ گئے تو آپ نے کشمیری مسلمانوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے وائسرائے ہند کو تار دلوائی اور پھر مسلمانوں کے سارے بڑے بڑے لیڈروں کا شملہ میں اجلاس بلایا جس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنائی گئی اور خواجہ حسن نظامی اور علامہ اقبال کے بار بار زور دینے پر آپ صدارت کے لئے مان گئے جبکہ قبل ازیں کئی دفعہ انکار کر چکے تھے۔ آخر آل انڈیا کمیٹی کی کوششوں سے مہاراجہ کشمیر نے مسلمانوں کے حقوق دینے کا وعدہ کر لیا۔

پاکستان بننے کے بعد حکومت پاکستان نے خیال ظاہر کیا کہ کشمیر کی آزادی کے لئے رضا کاروں کی ایک جماعت چاہئے تو آپ نے فرقان بٹالین بنائی جو 1948ء سے 1950ء تک قائم رہی اور احمدی نوجوانوں نے پُرجوش انداز میں اس میں حصہ لیا۔ اور میدان جنگ میں بھی اپنی فوج کی مدد کی۔ ایک بار حضرت مصلح موعودؓ خود بھی محاذ پر تشریف لے گئے۔ یہ نظارہ بھی عجیب تھا کہ احمدی نوجوان اپنے امام اور پیشوا کو محاذ پر اپنے اندر موجود پا کر خوشی خوشی کئی گنا بلند عزم و ہمت کے ساتھ میدان عمل میں سرگرم ہو گئے۔ جہاد کشمیر میں احمدیوں کی قربانیوں کے متعلق رسالہ ''قائداعظم'' نے 1949ء میں لکھا:

''جہاد کشمیر میں مجاہدین آزادیٔ کشمیر کے دوش بدوش جس قدر احمدی جماعت نے خلوص اور دردِ دل سے حصّہ لیا ہے اور قربانیاں دی ہیں ہمارے خیال میں مسلمانوں کی کسی دوسری جماعت نے ابھی تک ایسی جرأت اور پیش قدمی نہیں کی''۔

(بحوالہ سوانح مصلح موعودؓ صفحہ 31)

حضرت مصلح موعودؓ کے ہر کارنامے پر جونہی انسان غور کرتا ہے تو یہ بات بڑی واضح ہوتی چلی جاتی ہے کہ واقعی آپ کا نزول یقیناً بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب تھا۔ تحریک جدید کو ہی دیکھ لیں جس کی بنیاد 1934ء میں جب کہ تحریک شدھی کا عروج اور فتنہ احرار زوروں پر تھا رکھی گئی۔ جو تمام فتنوں کو نیست و نابود کرتی ہوئی روز بروز بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا ثبوت بنتی چلی جا رہی ہے۔ اس تحریک کے 19 مطالبات تھے جن میں وقف عارضی، وقف اولاد، اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کے علاوہ سادہ زندگی گزارنے جیسے مطالبات تھے۔ آپ خود بھی بڑی سختی سے اس کی پابندی فرماتے تھے۔

چنانچہ ایک دفعہ آپ کھانے کی میز پر تشریف لائے لیکن کھانا دیکھ کر چپ چاپ اٹھ کر چلے گئے۔ بعد میں فرمایا کہ مَیں نے کہا ہے کہ میز پر صرف ایک سالن ہوا کرے لیکن آج تین قسم کے کھانے تھے اس لئے مَیں کھانا نہیں کھاؤں گا۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

احادیث نبویہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے مختلف پہلوؤں کا دلربا تذکرہ

یہ احادیث جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوؤں کو اپنی ذات میں جذب کرتے ہوئے اس کا عبدمنیب بنانے والی اور اس کے آگے جھکائے رکھنے والی ہونی چاہئیں، جس سے ہمارے جسم کا رواں رواں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا شکرگزار بن جائے، وہاں اس رحمۃ للعالمینؐ پر درود بھیجنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 26/جنوری 2007ء بمطابق 26صلح 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج کے خطبہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا بیان ہی ہوگا۔لیکن آج اس ضمن میں مَیں حدیث کے حوالے سے بات کروں گا۔اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے حوالے سے بے شمار احادیث ہیں جن میں سے چند ایک مَیں نے چنی ہیں، ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بارے میں جو نصائح فرمائی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اس صفت کی مختلف زاویوں سے جو وضاحت فرمائی ہے اس کا ذکر ہے تاکہ ہمیں اس کا صحیح فہم وادراک حاصل ہو۔ یہ احادیث جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوؤں کو اپنی ذات میں جذب کرتے ہوئے اس کا عبدمنیب بنانے والی اور اس کے آگے جھکائے رکھنے والی ہونی چاہئیں، جس سے ہمارے جسم کا رواں رواں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا شکرگزار بن جائے، وہاں اس رحمۃ للعالمینؐ پر درود بھیجنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔جس نے ہم عاجز گناہگار بندوں کا خدائے رحمٰن سے تعلق جوڑنے کے لئے کس طرح مختلف طریق پر نصائح فرماتے ہوئے وہ فہم اور ادراک عطا فرمایا اور اپنا اسوہ قائم فرما کر ہمیں ان راہوں پر چلنے کی نصیحت فرمائی۔

احادیث پیش کرنے سے پہلے مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے اس صفت کا پَرتَو ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’رحمانیت کا مظہر تام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ محمد کے معنے ہیں بہت تعریف کیا گیا۔اور رحمٰن کے معنے ہیں بلامُزد‘‘۔ (بلامُزد کا مطلب ہے بغیر اجر کے) ’’بن مانگے، بلاتفریق، مومن وکافر کو دینے والا اور یہ صاف بات ہے کہ جو بن مانگے دے گا، اس کی تعریف ضرور کی جائے گی۔پس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں رحمانیت کی تجلّی تھی‘‘۔

(الحکم 17/فروری 1901ء صفحہ7 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ فاتحہ صفحہ67)

یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فہم وادراک اور کلام کی خوبصورتی اور آپؑ کا اپنے آقا ومطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ کے صحیح مقام کا فہم جس تک کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکتا۔ رحمانیت کی یہ تجلّی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے ہم احادیث میں دیکھیں گے۔جہاں یہ بیان ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا ہے۔وہاں ہر جگہ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اس صفت کے بارے میں بیان فرماتے ہیں تو آپ کے الفاظ میں ایک خاص رنگ ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق صفت رحمانیت سے زیادہ سے زیادہ فیض پا سکے، مومن اس سے زیادہ سے زیادہ فیض پا سکیں۔ پھر بعض احادیث جانوروں کے بارے میں بھی ہیں کہ ان سے کس طرح رحم کا سلوک ہونا چاہئے۔ وہاں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اس رحمۃ للعالمین کا جذبۂ رحم، رحمٰن خدا کی مخلوق کی تکلیف دور کرنے کے لئے کس شدّت رحم سے بے چینی کا اظہار کرتا ہے۔

گزشتہ خطبے میں مَیں نے ایک حدیث کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بے چینی کا ذکر کیا تھا۔آپؐ نے فرمایا تھا: کیوں لوگ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے باوجود اپنی بدبختی کی وجہ سے اس کے عذاب کا مورد بنتے ہیں۔اس تعلق میں دوسری حدیث یہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو صادق ومصدوق، ابوالقاسم اور جھونپڑی والے ہیں، یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمت تو صرف بدبخت سے ہی چھینی جاتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 مسند ابی ھریرۃ حدیث نمبر 7988۔ ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب۔بیروت)

اس حدیث میں جہاں یہ ذکر ہے کہ رحمت بدبخت سے چھینی جاتی ہے وہاں اس انذار کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ایک وسیع رحمت کی بشارت بھی دی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنے والے نہیں ہیں، وہ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہیں رہتے۔ بلکہ محرومی ان کے لئے ہی ہے اور وہی اس محرومی کا مورد بنتے ہیں جو ان حدود سے تجاوز کرنے والے ہیں۔تو ایک مومن کی یہی خواہش ہونی چاہئے اور یہی کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت سے حصہ لے اور باقی صفات سے بھی تاکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا زیادہ سے زیاہ وارث بنے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور سزا کے بارے میں معلوم ہو جائے تو جنت کی کوئی بھی امید نہ کرے اور اگر کافر کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے پاس کتنی رحمت ہے تو کوئی بھی جنت سے مایوس نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سو حصوں میں پیدا کیا جن میں سے ایک حصہ مخلوقات میں رکھ دیا جس سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے ننانوے حصے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 مسند ابی ھریرہ حدیث نمبر 10285 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب، بیروت)

ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں جو دیکھتے ہیں، بشمول انسان اور جو دوسری جاندار مخلوق ہے وہ صرف ایک حصہ رحمت کا ہے جو وہ ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔مومن کا جنت سے نااُمید ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مومن ہونے کے بعد انسان رحمانیت سے محروم ہو جاتا ہے۔فرمایا کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور سزا کے بارے میں معلوم ہو جائے تو جنت کی کوئی امید نہ رکھے۔اور کافر جو ہے اس کو رحمت کا پتہ لگ جائے تو اس کو یہی امید رہے کہ مَیں جنت میں جاؤں گا۔اگر یہی ہو کہ مومن کو کوئی امید نہ ہو تو پھر تو کوئی ایمان لانے کی جرأت نہ کرے۔ مطلب یہ ہے کہ مومن کیونکہ تقویٰ کی وجہ سے، باقی صفات کا علم ہونے کی وجہ سے ان کا بھی فہم وادراک رکھتا ہے اور اس میں بڑھ رہا ہوتا ہے اس لئے یہ خوف بھی ہوتا ہے کہ کسی غلط عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ حاصل کر لے، اس لئے ہمیشہ سیدھے راستے پر چلتا رہنے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ

دعائیں بھی سکھادی ہیں جو اس سے مانگنی چاہئیں تا کہ وہ جنتوں کا وارث بنتا چلا جائے۔ مثلاً سورۃ اعراف میں یہ دعا سکھائی ہے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24) اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ پس حقیقی مومن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں لئے رکھے اور اس علم کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے، ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے ڈرتا رہے کہ کہیں میرا کوئی عمل مجھے اس سے محروم نہ کر دے۔ جب ایسی حالت ہوگی تو پھر ایک مومن پر رحمتوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی دوسروں سے بڑھ کر نازل ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:"انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو، خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو...... سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے"۔ پھر فرمایا کہ"آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے، رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24)" فرمایا کہ "یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے"۔

(البدر جلد 1 نمبر 9 مورخہ 26/دسمبر 1902ء صفحہ 66۔
بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سورۃ الاعراف آیت 24)

پس مومن کو جہاں فکر مند ہونا چاہئے وہاں تسلی بھی رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت سے مزید نوازنے کے لئے دعا بھی سکھادی ہے۔ اور پھر مومنوں کو ایک اور جگہ اس طرح بھی تسلی دی ہے کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (الزمر:54) کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ تو یہ حدیث مایوس کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ ایک تو یہ وضاحت ہے، جس طرح کہ مَیں نے کی ہے، دوسرے یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت دوسروں کے لئے ہے اور ننانوے حصے اس کے پاس ہیں تو اس سے یقیناً تمہیں بھی بہت حصہ ملنا ہے، ان اعمال کی وجہ سے جو دوسروں سے بڑھ کر تم کرنے والے ہو جس کا فہم و ادراک تم رکھتے ہو۔

پھر ایک روایت ہے جو پہلی سے ملتی جلتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں۔ اُن میں سے اُس نے ایک حصہ رحمت تمام مخلوقات میں تقسیم کر دی ہے جس سے وہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ ایک دوسرے سے شفقت سے پیش آتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے ہی وحشی جانور اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں۔ وہ ایک حصہ انسانوں میں بھی دیا ہوا ہے اور دوسری جاندار مخلوق میں بھی اور اس نے ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھ لی ہیں جن کے ذریعے قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزهد باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة حديث نمبر 4293)

تو جیسا کہ پہلی حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ انسان کی بدبختی ہے کہ پھر بھی اس رحم کو حاصل نہ کر سکے۔ اس کے باوجود اگر رحم حاصل نہ کر سکے تو یقیناً وہ بدبختی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ رحم مانگنا چاہئے اور کوئی ایسی حرکت عمداً جان بوجھ کر کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے جس سے اس کے رحم سے انسان محروم ہو رہا ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس طرح رحم کرتا ہے اس کی دو مثالیں پیش کرتا ہوں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جسے اللہ نے مال اور اولاد عطا کی تھی، جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میں تمہارے لئے کیسا باپ رہا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے بہتر باپ، آپ بہت اچھے باپ تھے۔ اس نے کہا لیکن مَیں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں چھوڑی اور جب مَیں اللہ کے حضور پیش ہوں گا تو وہ مجھے عذاب دے گا۔ میری کوئی نیکی ہی نہیں ہے۔ اس لئے دھیان سے سن لو، غور سے سن لو کہ جب مَیں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور جب میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے پیس دینا پھر جب شدید آندھی چلے تو میری راکھ کو اس میں اڑا دینا اور اُس نے ان سے اس بات کا بڑا پختہ عہد لیا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے ربّ کی قسم انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب اس طرح ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو اکٹھا کیا تو وہ ایک مجسم شخص کی صورت میں کھڑا ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے میرے بندے کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر اکسایا تھا۔ اس نے کہا تیرے خوف نے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی اس پر رحم کرتے ہوئے کی۔ (بخاری کتاب الرقاق باب الخوف من الله عز وجل حديث نمبر 6481)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے اتنا ہی خوف تھا تو اس کا صلہ مَیں تجھے دیتا ہوں۔ تجھ پر رحم کرتا ہوں اور تجھے بخشتا ہوں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ پھر وہ توبہ کے متعلق پوچھنے کے لئے نکلا۔ ایک راہب کے پاس آ کر اس سے پوچھا کہ کیا اب توبہ ہو سکتی ہے؟ مَیں نے ننانوے قتل کئے۔ مَیں بہت گناہگار شخص ہوں۔ اس راہب نے کہا نہیں اب تو کوئی صورت نہیں ہے۔ ایسا ظالم انسان جو اتنے بے گناہوں کا قاتل ہو وہ تو معاف نہیں ہو سکتا۔ اس نے کہا جہاں ننانوے قتل کئے تھے (ایک اور سہی)۔ اس کو بھی قتل کر دیا کہ سو پورے ہو جائیں۔ اور پھر اس کے بعد مسلسل اس بارے میں پوچھتا رہا کہ کوئی معافی کی صورت ہے؟ اسے ایک شخص نے کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ تو وہاں ایک بزرگ ہے، اس سے پوچھو وہ شاید تمہاری کوئی رہنمائی کر دے۔ وہ جا رہا تھا تو اس کو راستے میں موت آ گئی۔ جب موت کا وقت آیا تو اسے تھوڑی دیر پہلے احساس ہوا۔ وہ گرنے لگا تو اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی طرف کر دیا۔ جب فوت ہو گیا تو رحمت اور عذاب کے فرشتے، ہر ایک اس کو اٹھانے کے لئے پہنچ گئے کہ کہاں لے کے جانا ہے۔ وہ جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ نہیں یہ بخشش کی طرف جا رہا تھا، اپنی اصلاح کے لئے جا رہا تھا اس لئے ہم اس کو لے کے جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ کیونکہ بہت ظالم انسان تھا اس کو ہم لے کے جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس کی طرف وہ جا رہا تھا حکم دیا کہ اس کے قریب ہو جاؤ اور جس بستی سے وہ دُور جا رہا تھا، اُسے حکم دیا کہ اس سے دُور ہو جا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ ان دونوں بستیوں کے درمیان فاصلے کی پیمائش کرو تو وہ بستی جس کی طرف وہ جا رہا تھا وہ ایک بالشت اس کے قریب تھا۔ اس طرف کے فاصلے میں ایک بالشت کی کمی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

(بخاری کتاب احادیث الأنبیاء باب 52/54 حدیث نمبر 3470)

تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ڈھٹائی سے گناہوں پر مُصر رہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے عذاب کی خبر بھی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمت کو سمیٹنے کے لئے ضروری ہے کہ اس طرف قدم بھی بڑھنے شروع ہو جائیں۔ جب گناہوں کا احساس ہو جائے، جب آدمی غلطی کر لے تو پھر گناہ کا احساس ہونے کے بعد اس کی رحمت اور بخشش کی طلب بھی شروع ہو جائے۔ ان سے بچنے کی کوشش بھی شروع ہو جائے۔ پھر ہی یہ امید بھی رکھنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دلائی ہے کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (الزمر:54)

پھر دیکھیں رحمۃ للعالمین کا اپنے صحابہ کو نصیحت کا انداز اور ان میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا ادراک پیدا کرنے کا طریق۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تُو اس سے رحم کا سلوک کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا جی حضورؐ، آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا تو اس سے کرتا ہے۔ اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(الأدب المفرد باب نمبر 175 رحمة العیال حدیث نمبر 382 ایڈیشن 2003ء)

آجکل شاید اس بات کو کوئی اتنا محسوس نہ کرے لیکن عرب معاشرے کا جن کو پتہ ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کی طبیعتوں میں کتنا اکھڑ پن تھا، کتنی کرختگی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے شاذ ہی کوئی انسان اپنے بچوں سے پیار کا سلوک کرتا تھا۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ اپنے بچوں کو پیار کر رہے تھے۔ ایک شخص آیا بڑی حیرانگی سے پوچھنے لگا کہ آپ بچے کو پیار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ کہتا ہے کہ میرے تو دس بچے ہیں مَیں نے تو آج تک کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل کے اندر سختی بھری ہوئی ہے تو مَیں اس پر کیا کر سکتا ہوں۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد وتقبیلہ)

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور تم بخشش کا سلوک کرو، اللہ تم سے بھی بخشش کا سلوک کرے گا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو ایک کان سے سنتے ہیں اور دوسرے سے نکال

دیتے ہیں۔ ہلاکت ہے ان اصرار کرنے والوں پر جو جانتے بوجھتے ہوئے اپنے کئے پر اصرار کرتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص حدیث نمبر 7041 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب ،بیروت)

پس یہ بدبختی جس کا آنحضرت ﷺ نے ذکر فرمایا ہے جس کو مَیں نے شروع میں بیان کیا تھا اور جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں بھی کہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بتایا تھا۔ آپؑ نے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (الزلزال:9) کی تشریح میں فرمایا تھا کہ اس اصرار کی وجہ سے پھر اس کو اس بات کے شرّ کا بدلہ ملتا ہے اور وہ رحمانیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تبارک وتعالیٰ ۔قل ادعوا اللہ وادعوا الرحمن)

پس آپس کے تعلقات میں صلہ رحمی کا خیال رکھنا چاہئے، دوستی کا خیال چاہئے، ہمسائیگی کا خیال رکھنا چاہئے، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے، رحم کے جذبات دل میں ہونے چاہئیں۔

لیکن یہاں ایک وضاحت کر دوں کیونکہ عموماً اس مضمون پہ کوئی بات کروں تو اکثر ایسے لوگ جو سزا یافتہ ہیں ان کے خطوط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ کہتے تو رحم کے بارے میں ہیں لیکن ہم پہ رحم نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام تعلقات میں ایک دوسرے کو رحم کی تلقین فرمائی ہے۔ اسی طرح عام معاملات میں عمومی صَرفِ نظر نظامِ جماعت کے لئے بھی ہے، خلیفۂ وقت کے لئے بھی ہے، لیکن جو لوگ کسی چیز پر اصرار کرنے والے ہوں، جس کا مَیں نے پہلے ذکر کر دیا۔ ان کو پھر اگر سزا مل جائے تو وہ سزا ہے، اس کو بھی لینا چاہئے۔

اب دیکھیں جب ایک جنگ میں بعض صحابہؓ صحت ہونے کے باوجود شامل نہیں ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے قطع تعلقی کر لی اور پھر ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا کہ اُن سے کوئی تعلق نہیں رکھنا۔ اُن میں سے ایک ایسے بھی تھے جن کی عمر زیادہ تھی لیکن اس سزا کی وجہ سے سارا دن روتے تھے اور بستر پر پڑے رہتے تھے اور اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ ان کی بیوی نے کہا کہ ان کی تو یہ حالت ہے۔ کیا مجھے اتنی اجازت ہے کہ مَیں کھانا وغیرہ پکا کر ان کو دے سکوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے۔ تو یہ حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آ گئی کہ چارپائی سے اٹھ نہیں سکتا۔ سارا دن استغفار پڑھ رہا ہے۔ روتا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود آپؐ نے یہ نہیں کہا کہ معاف کرتا ہوں آپ کو۔ رحمۃ للعالمین تھے۔ رحم کا جذبہ تو اندر تھا لیکن ایک سزا تھی جو اصلاح کے لئے ضروری تھی۔ تو جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش کا اعلان نہیں ہو گیا اس وقت تک انہوں نے سزا کاٹی۔ اس لئے سزا لینے والے جو لوگ ہیں ایک تو یہ ہے کہ ان کو ویسے بھی یہ احساس کرنا چاہئے کہ بات پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ اگر غلطی کی ہے تو اس غلطی کا پھر مداوا ہونا چاہئے۔ پھر یہ نہیں ہے کہ اس پہ اصرار کرتے چلے جائیں۔ اور جب اصرار کریں گے تو بہرحال پھر تعزیر ہو گی اور جب تعزیر ہو جاتی ہے تو پھر اس پر یہ حوالے نہیں دینے چاہئیں کہ رحم کا سلوک ہونا چاہئے۔ سزا کی وجہ سے بعض دفعہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنا ہوتی ہے۔ تو جن کے حقوق مارے ہوتے ہیں وہ تو بہرحال ادا کرنے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ نظام جماعت کے تعلق میں بے قاعدگیاں ہوئی ہوتی ہیں ان بے قاعدگیوں کا جب تک مداوا نہ ہو جائے تو بہرحال ایک سزا تو ہے اور سزا اصلاح کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں اور رحم میں ہر ایک کو فرق سمجھنا چاہئے۔ بہرحال یہ ضمناً بات آ گئی۔

پھر ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں، زربی کہتے ہیں کہ مَیں نے انس بن مالکؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بوڑھا آدمی نبی کریم ﷺ سے ملنے کے لئے آیا۔ لوگوں نے اسے جگہ دینے میں سستی سے کام لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بزرگوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی رحمۃ الصبیان)

تو جہاں بڑی مجلس ہو، جمعوں پہ، جلسوں پہ، گھروں میں بھی بعض دفعہ یہ ہوتا ہے۔ انصار اللہ کے اجتماع پہ بھی مَیں نے ایک دفعہ خدام اطفال کو کہا تھا جبکہ بڑی عمر کے لوگ کھڑے اور چھوٹی عمر کے بیٹھے ہوئے تھے تو ان کو جگہ دینی چاہئے۔ تو یہ خُلق بھی ایسا ہے جو ہر احمدی میں، بچے میں، جوان میں، مرد میں، عورت میں نظر آنا چاہئے جس سے پھر ہم آنحضرت ﷺ کی دعاؤں سے بھی حصہ لے رہے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تو جو ہم میں سے نہیں ہو گا وہ دعاؤں سے حصہ کیسے لے گا۔ تو آنحضرت ﷺ کی دعاؤں سے حصہ لینے کے لئے جو آپؐ نے امت کے لئے کیں، ہر ایک کو ہر عمل کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس کے علاوہ پھر معاشرے میں بھی محبت اور پیار کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل جنت تین قسم کے ہیں ایسا حاکم جو انصاف پسند ہو، کثرت سے صدقات کرنے والا ہو، عقلمند ہو۔ اور ایسا آدمی جو رحم کرنے والا ہو، رشتے داروں اور مسلمانوں کے لئے نرم دل ہو اور پھر تیسری یہ چیز بتائی تھی کہ ایسا آدمی جو محتاج ہو مگر سوال نہ کرے اور صدقہ کرنے والا ہو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6مسند عیاض بن حمار۔ حدیث نمبر 17623 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب ،بیروت)

ایک روایت میں آتا ہے۔ نعمانؓ بن بشیر کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر فرمایا جو تھوڑے پر شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اور جو لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کا ذکر کرنا شکر ہے اور اسے ترک کرنا ناشکری ہے۔ اور جماعت رحمت ہے اور علیحدگی عذاب ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6مسند نعمان بن بشیر۔ حدیث نمبر 19565 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب ،بیروت)

تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور اس ذریعہ سے پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنے والے بنے۔ تو اس شکرگزاری کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ایک زائد دروازہ ہم پر کھولا ہوا ہے، ہمیں اس تقاضے کو بھی پورا کرنا چاہئے جو انسانیت سے رحم کا تقاضا ہے اور وہ ہے دنیا کو اس پیغام کا پہنچانا جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور پھر ان کے لئے دعائیں کرنا کہ اللہ تعالیٰ ان کو راستی پر رکھے، سیدھے راستے پر چلائے اور حق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مومنوں کے ایک دوسرے سے محبت اور رحم کے جذبات کے معیار کیا ہونے چاہئیں اور آنحضرت ﷺ ہم سے اس بارے میں کیا توقع رکھتے ہیں، اس کا اظہار اس روایت سے ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تو مومنوں کو ان کے آپس میں رحم کرنے، محبت کرنے اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح پائے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم اس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس والبھائم۔ حدیث نمبر 6011)

بیماری کی حالت میں ایک جسم کی جو یہ حالت ہے، وہی ایک مومن کی دوسرے مومن کے بارے میں ہونی چاہئے، بجائے نقصان پہنچانے کے، کسی کی تکلیف کا احساس نہ کرنے کے، تکلیف کا احساس کرنا چاہئے اور اس کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

تو یہ اسلام کا معاشرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے صدقے اس رحمۃ للعالمین نے ہمارے اندر پیدا کرنے کی ہمیں نصیحت فرمائی ہے۔

اب دیکھیں جانوروں سے کس طرح کے سلوک کی آپؐ تلقین فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو رحم کرے خواہ کسی ذبح کئے جانے والے جانور پر ہی ہو، اللہ قیامت کے دن اس کے ساتھ رحم کا سلوک فرمائے گا۔ (الأدب المفرد باب 176رحمۃ البھائم حدیث 386)۔ جانور کو ذبح کرتے وقت بھی رحم کا تقاضا ہے کہ تیز چھری ہو، تکلیف نہ ہو۔ اور جلدی سے پھیری جائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے معاویہ بن قرّہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! مَیں بھیڑ کو جب ذبح کرتا ہوں تو مَیں اس پر رحم کرتا ہوں۔ جس پر آپؐ نے فرمایا اگر تو نے اس پر رحم کیا تو اللہ بھی تم سے رحم کا سلوک کرے گا۔ یہ بات آپؐ نے دو مرتبہ کہی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5مسند معاویۃبن قرۃ۔ حدیث نمبر 15677ایڈیشن اوّل عالم الکتب ،بیروت)۔ جانوروں کے ساتھ رحم کے سلوک کی کتنی اہمیت ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سفر میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو ایک شخص نے

میراج
ہوٹل اینڈ بینکویٹ ہال لاہور
MIRAGE
HOTEL
LAHORE
Stay with Comfort
21 Lake Road, Old Anarkali, Lahore.
Tel: 042-7238133-35 7238126-27 Fax: 042-7246344
www.miragelahore.com
Email: reservations@miragelahore.com
Email your Reservation now!

ایک پرندے کے گھونسلے سے انڈے اٹھالئے تو جہاں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے آپؐ کے اوپر آ کر اس پرندے نے پھڑ پھڑانا شروع کر دیا۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں (صحابہ) سے پوچھا کہ کسی نے اس پرندے کے انڈے اٹھالئے ہیں؟ انڈے اٹھا کے تکلیف دی ہے؟ تو ایک شخص نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! میں ہوں جس نے اس کا انڈا اٹھایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس پرندے کے ساتھ رحم کا سلوک کرتے ہوئے اس انڈے کو واپس رکھ دو۔ (الأدب المفرد باب 176 رحمة البهائم حديث 386)

پھر اسی طرح ایک اونٹنی کا قصہ آتا ہے۔ آپؐ نے اس کی آنکھوں میں ایسی چیز دیکھی جس پر آپؐ نے فرمایا: اس پر ضرورت سے زائد بوجھ لادا جاتا ہے۔ اس پر اس کے مالک کو منع کیا۔

تو جانوروں پر بھی رحم کا سلوک فرمانے کی آپؐ نے تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ پھر اس وجہ سے تم سے رحم کا سلوک فرمائے گا۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بعض دفعہ لوگ آپؐ کا جو رحمة للعالمین کا مقام تھا اس کا خیال رکھے بغیر آپؐ سے بعض مطالبات کر دیتے تھے۔ مثلاً بددعا کرنے کے لئے کہتے کہ فلاں کے لئے بددعا کریں۔ تو آنحضرت ﷺ عموماً اس طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ اگر کوئی اصرار کرتا تھا تو نہایت پیارے انداز میں نصیحت فرماتے تھے اور احساس دلا دیتے تھے اور پھر جس کے خلاف شکایت کی جارہی ہو اس کے لئے دعا بھی کرتے تھے۔ اس کا ایک روایت میں ذکر ملتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے آزاد کردہ غلام مِیْنَاء کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا۔ میرے خیال میں وہ قبیلہ قیس سے تھا، اس نے کہا اے اللہ کے رسول! حِمْیَر پر لعنت کریں۔ آپؐ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر اس نے دوسری طرف سے آ کر یہی کہا۔ آپؐ نے پھر اس سے اعراض کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ حِمْیَر پر رحم کرے۔ ان کے منہ سلامتی ہیں اور ان کے ہاتھ لوگوں کے لئے کھانا مہیا کرنے والے ہیں اور وہ امن اور ایمان والے لوگ ہیں۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل الیمن حدیث نمبر 3939)

تو دیکھیں کس خوبصورتی سے آپؐ نے اس آنے والے شخص کی اصلاح فرمادی۔ بجائے اس کے کہ کچھ کہتے، آپؐ نے ان کے لئے دعا کی۔ اس کو بھی بتادیا کہ دعا کرو کیونکہ یہی نیکی ہے۔ اور یہی مومنوں کا آپس کا سلوک ہے جس سے محبت پیار اور رحم کے جذبات میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ انسان کو انسان کی قدر ہوتی ہے۔

پھر ایک دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دعا کی اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا بندہ اور رسول ہے۔ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے سپرد کر دیا تو وہ مجھے برائی کے قریب کر دے گا اور نیکی سے دُور کر دے گا اور مَیں صرف تیری رحمت پر ہی بھروسہ کر سکتا ہوں۔ پس تو میرے لئے اپنے پاس ایک وعدہ لکھ رکھ جسے تُو میرے لئے قیامت کے دن پورا کرے۔ یقیناً تُو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

جس شخص نے یہ دعا کی اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے قیامت کے دن یہ فرمائے گا کہ میرے بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا پس اسے اس کے لئے پورا کر دو۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 95 مسند عبداللہ بن مسعود۔ حدیث نمبر 3916 ایڈیشن اوّل عالم الکتب، بیروت)

تو یہ دعا، ایک عہد، اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہے کہ اپنے نفس کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ کے فضل اور رحم کی جب بھیک مانگ رہا ہے تو ایسے اعمال کی طرف بھی عموماً توجہ رہنی چاہئے جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوں، اس کے بعد اگر کوئی کمیاں، خامیاں رہ جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لیکن اصرار کرکے اگر کوئی صرف یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھیک مانگتا ہوں اور زور ظلموں پر ہو، اس کے حکموں سے پیچھے ہٹنے والا ہو تو یہ پھر اس زُمرہ میں نہیں آئے گا۔ کیونکہ پہلے یہی کہا ہے کہ مَیں نفس کے سپرد نہ ہو جاؤں اور اگر یہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نیکیاں کرنے کی بھی توفیق ملتی چلی جائے گی۔

Ahmads Reisen
Immer einen Schritt voraus خدمت میں پیش پیش
Mohammad Ahmad Tel.: 02204-404 786 1 Fax: 02204-404 786 2
Mob: 0177-7485151 E-Mail:reisen@ahmads.de (www.reisen.ahmads.de)
وطن عزیز اور جماعتی فنکشن پر جانے والوں کے لیے خصوصی رعایت دنیا میں کہیں بھی
بذریعہ ہوائی جہاز یا شپ جانے کے لیے جرمنی بھر میں آپ اپنے گھر بیٹھے OK ٹکٹ حاصل کریں
ایجنسی ٹکٹ فرینکفرٹ ایئر پورٹ پر ہفتہ۔ اتوار کو بھی مل سکتی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور دعا ہے وہ بھی پیش کرتا ہوں۔ خالد بن عمران روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے لئے دعائیں کئے بغیر مجلس سے کم ہی اٹھتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت یوں بانٹ جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔ (یہ دعا ہے کہ ایسی خشیت ہو جو نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔) اور ایسی اطاعت کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے اور تُو ہمیں ایسا یقین عطا کر جس سے تو ہم پر دنیا کے مصائب آسان کر دے اور تو ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہماری قوتوں سے تب تک فائدہ اٹھانے کی توفیق دے جب تک تُو ہمیں زندہ رکھے اور اسے ہمارا وارث بنا اور ہمارے اوپر ظلم کرنے والے سے ہمارا انتقام لینے والا تُو ہی بن۔ اور ہم سے دشمنی رکھنے والے کے مقابل پر ہماری مدد فرما۔ ہمارے مصائب ہمارے دین کی وجہ سے نہ ہوں اور دنیا کمانا ہی ہماری سب سے بڑی فکر اور ہمارے علم کا مقصود نہ ہو اور تُو ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب نمبر 82/79 حدیث نمبر 3502)

پس یہ دعا آج کل بھی احمدیوں کو بہت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر اُس ملک میں جہاں بھی بے رحم حاکم، احمدیوں کو اور اپنی رعایا کو ظلم کی چکّی میں پیس رہے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ نجات دلائے اور آزادی سے ہر جگہ احمدی اپنے دین اور مذہب کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔

اب آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہونے والے چند واقعات اور آپؐ کی سیرت کے بعض حوالے جن میں صفت رحمانیت کا ذکر ہے وہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھنے کی جرأت کرلیا کرتے تھے جن کے بارے میں کوئی اور نہیں پوچھتا تھا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! نبوت کے معاملے میں آپؐ نے سب سے پہلے کیا چیز دیکھی؟ اس پر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے ابوہریرہ! تُو نے اس وقت کے بارے میں پوچھا ہے جبکہ میں صحرا میں دس سال اور چند ماہ کی عمر کا تھا۔ اوپر سے آواز آتے ہوئے مَیں کیا سنتا ہوں کہ ایک آدمی دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے شخص نے کہا ہاں! پھر وہ میرے سامنے ایسے چہروں کے ساتھ آئے جنہیں مَیں نے مخلوق میں کبھی نہیں دیکھا۔ وہ ایسی ارواح تھیں جنہیں مخلوق میں مَیں نے پہلے کبھی نہیں پایا تھا۔ اور ان کے کپڑے ایسے تھے جو مَیں نے پہلے کسی کے نہیں دیکھے تھے وہ چلتے ہوئے میری طرف بڑھے۔ یہاں تک کہ ان دونوں نے مجھے ایک ایک بازو سے پکڑ لیا لیکن مَیں نے ان کی گرفت کا مس محسوس نہ کیا۔ اپنے بازو پر ان کی گرفت محسوس نہیں کی............ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کے سینے کو پھاڑ۔ پھر ان میں سے ایک میرے سینے کی طرف جھکا اور اس کو اس طرح پھاڑا کہ مجھے نہ خون نظر آیا اور نہ ہی درد محسوس ہوا۔ اس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کینہ اور حسد اس میں سے نکال دے۔ پھر ایک لوتھڑے جیسی چیز نکال کر اس نے دور پھینک دی۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھی سے کہا اب رافت اور رحمت کو اندر ڈال دے۔ تو اُس نے چاندی جیسی کوئی چیز نکالی، پھر میرے دائیں پاؤں کا انگوٹھا ہلاتے ہوئے اُس نے کہا کہ اٹھو اور سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ پھر مَیں واپس لوٹ آیا اس حال میں کہ ہر چھوٹے کے بارے میں میرے دل میں نرمی اور شفقت اور ہر بڑے کے لئے میرے دل میں رحم کے جذبات موجزن تھے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 مسند ابی بن کعب حدیث نمبر 21581 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب، بیروت) تو بچپن سے ہی اس کشفی نظارے سے آنحضرت ﷺ میں اللہ تعالیٰ نے رحم کے جذبات بھر دیئے تھے۔ جو پھر آہستہ آہستہ مزید نکھرتے گئے اور نبوت کے بعد تو وہ کمال کو پہنچ گئے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ گھر والوں سے رحم کا سلوک کرنے والا کبھی کوئی نہیں دیکھا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمته ﷺ الصبیان والعیال حدیث نمبر 5920)

پھر ایک روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! مشرکین کے لئے بددعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا۔ (مَیں تو سراپا رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں)۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب النهی عن لعن الدواب وغيرها حديث نمبر 6508)

جو پہلی مثال مَیں نے دی تھی کہ کسی نے آکر جب یہ کہا کہ فلاں پر لعنت کریں تو اس کا جو جواب

آپؐ نے دیا تھا وہ ہم نے دیکھا کہ دعا دی۔ یہاں مشرکین پر لعنت کے لئے عرض کیا جا رہا ہے تو پھر بھی آپؐ فرمارہے ہیں کہ مَیں لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا۔

کاش کہ آج اُمّت مسلمہ بھی اس رحمۃ للعالمینؐ کے اسوہ کو اپنانے کی کوشش کرے اور لعنتوں سے اور پھٹکاروں سے اور لڑائیوں سے اور ظلموں سے بچتے ہوئے اور اپنی اصلاح کرتے ہوئے ہر ایک سے رحمت کا سلوک کرنے والی ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی وارث بنے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدَّوسی اور ان کے ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! دوس قبیلے نے اسلام کی دعوت کا انکار کر دیا ہے اس لئے آپؐ ان کے خلاف بددعا کریں۔ کسی نے کہا اب تو دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس طرح دعا دی کہ اے اللہ! تو دوس قبیلے کو ہدایت دے اور ان کو لے آ''۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب الدعا للمشرکین بالھدی لیتألفھم حدیث نمبر 2937) ہر ایک کے لئے آپؐ کا جذبۂ رحم یہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت ﷺ کا خادم تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس کے سرہانے بیٹھ کر حال احوال پوچھا اور اسلام قبول کرنے کی تحریک فرمائی۔ لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم کی بات مان لو۔ چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور خوش خوش وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے۔ سب تعریفیں اس اللہ جلّ شانہٗ کے لئے ہیں جس نے اسے دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔ (بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات ، ھل یصلی علیہ......)

آپ ﷺ جو رحم کے جذبہ سے سرشار تھے یہ برداشت نہ کر سکے کہ ایک شخص جو میری خدمت کرتا رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آئے۔ اس مرتے ہوئے شخص نے مسلمانوں کی تعداد تو نہیں بڑھانی تھی، نہ کسی اور مقصد کے لئے اس کا استعمال ہونا تھا۔ جب تک یہ آپؐ کا خادم رہا، آپؐ تبلیغ ضرور کرتے رہے لیکن زور نہیں دیا۔ یہودی ہی رہا۔ جب مرنے لگا تو خالصتاً اس کی عاقبت سنوارنے کے لئے اسلام کا پیغام پہنچایا اور پھر قبول کرنے پر خوشی بھی محسوس کی۔ اب ہمارے جو معترضین ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام سختی سے پھیلا، تلوار سے پھیلا اور آنحضرت ﷺ نے بھی اس کی تعلیم دی، وہ سوائے اس کے کہ اعتراض کرنے والے ہیں اور کچھ اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بے شمار مثالیں ہیں جہاں کبھی بھی تشدد اور سختی کا ذکر نہیں ملتا۔ آپؐ کی محبت و شفقت سے ہی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ لیکن جب آنکھیں اندھی ہو جائیں، دلوں پر پردے پڑ جائیں تو لوگوں کا حال یہی ہوتا ہے۔

بچوں سے پیار کا آپؐ کا اسوہ کیا تھا؟ پہلے بھی مَیں بیان کر آیا ہوں۔ روایت میں آتا ہے حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے اور حسن کو دوسری ران پر اور ہم دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا کر دعا کرتے کہ اے اللہ! مَیں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں تو بھی ان دونوں پر رحم کا سلوک فرما۔ (بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ)

یہ تھیں چند مثالیں جو مَیں نے دیں۔ آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو رحمٰن خدا کی پہچان کروائی، ان کو مختلف طریقوں سے توجہ دلائی کہ کس طرح رحمٰن خدا کا قرب حاصل کرو۔ کس طرح اس کی رحمانیت سے حصہ لو۔ کس طرح اس کی رحمانیت سے حصہ لینے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا سلوک کرو۔ اپنے اُسوہ سے ایسے نمونے قائم فرمائے جس کو دیکھ کر ماننے والوں کو رحمٰن خدا کا صحیح فہم وادراک حاصل ہوا۔ گویا جب رحمٰن خدا نے آپؐ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تو آپؐ نے اپنی تعلیم سے بھی اور اپنے اسوہ سے بھی اس کا حق ادا کر دیا۔ اور صرف اس ایک صفت میں نہیں بلکہ باقی تمام صفات میں بھی آپؐ نے کمال حاصل کیا۔

لیکن اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر تھا کہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپؐ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ اپنی رحمت کے ذریعے مجھے ڈھانپ لے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب القصد والمداومۃ علی العمل۔ حدیث نمبر 6463)

دیکھیں وہ ذات جس کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کا پیار حاصل کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے بارے میں خود آپؐ سے قرآن کریم میں یہ اعلان کروایا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163) کہ تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کے باوجود آپؐ فرما رہے ہیں کہ اللہ کی رحمت ہی مجھے ڈھانپے گی۔ آپؐ کی زندگی، موت، نمازیں تمام نیکیاں ہر چیز اس اعلیٰ مقام کی تھیں جن تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور جیسا کہ ہم نے دیکھا اللہ تعالیٰ خود گواہی دے رہا ہے۔ یہ وہ اعلیٰ مقام تھا جو آپؐ نے حاصل کیا۔ پھر بھی آپؐ یہی فرماتے ہیں کہ اگر مجھے نجات ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی۔

پس رحمٰن خدا کے رحم کو جذب کرنے کے لئے اس کا فضل مانگنا انتہائی ضروری ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں دعا سکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں دعائیں سکھائی ہیں جن کا ذکر آ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت ایک مومن کو اس کے حضور جھکانے والی اور اس کا رحم طلب کرنے والی ہونی چاہئے اور یہی ایک مومن کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صحت مند جلد کے لئے زرّیں مگر آسان اصول

1۔ صاف پانی خوب پیجئے۔ روزانہ آٹھ سے دس گلاس۔ گرم موسم میں یا ورزش والے دن آپ کو اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔ جلد کی شادابی کے لئے کافی مقدار میں پانی پینا لازمی ہے۔ گردوں کے ذریعے سمّی مادوں کے اخراج کے لئے بھی کافی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

2۔ اپنی غذا میں ریشے والی چیزیں خوب شامل کیجئے۔ اس سے آنتوں کے فعل میں باقاعدگی رہتی ہے اور جسم سے فضلے کے اخراج میں آسانی ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ جنہیں جلد کے مسائل ہوتے ہیں قبض کے بھی مریض ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسی چیزیں کم کھاتے ہیں جن میں ریشہ زیادہ ہوتا ہے۔

3۔ اپنی غذا میں خوب مانع تکسید چیزیں شامل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس طرح خلیوں کے ضعف کی رفتار سست کرنے میں مدد ملے گی۔ تازہ پھل اور سبزیاں مانع تکسید قدرتی مقویات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں۔

4۔ پروٹین اور کاربوہائیڈریٹ اگر علیحدہ علیحدہ کھانوں کے وقت کھائے جائیں تو قولون میں غیر ضروری تخمیر نہیں ہوتی اور خون میں مقویات کا جذب بڑھ جاتا ہے۔

5۔ بُری چکنائی ہمارے جسم کے لئے نقصان دہ ہے۔ لیکن بنیادی روغنی تیزاب (اچھی چکنائی) صحتمند جلد کے لئے لازمی ہیں۔ یہ روغنی تیزاب چوکر والے اناج، بیجوں، مغزیات (خشک میوے کی گری) سویا بین، ہرے پتوں والی سبزی، روغنی مچھلی (سرمئی، سالمن، میکرل) اور السی، سورج مکھی، تل اور میٹھے کدو کے بیج سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

6۔ صبح سویرے بستر سے اٹھنے کے بعد ہلکے گرم پانی کا ایک گلاس پی لیجئے۔ اس کے کچھ دیر بعد پھر گرم پانی میں لیموں نچوڑ کر پیئیں۔

7۔ نمک سے بھی محتاط رہیں۔ کم ہی استعمال کریں۔ جسم میں سوڈیم زیادہ ہو تو جلد پھولنے لگتی ہے اور ورم آ جاتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو ایسے کھانوں سے بچیئے جن میں مسالے زیادہ ہوں۔

8۔ ایسی غذائی اشیاء میں کمی کر دیجئے جو شریانوں کی تنگی کا سبب بنتی ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے بری اشیاء سرخ گوشت، دودھ سے بنی چیزیں، چوکر نکلا اناج، تلی ہوئی چیزیں اور وہ کھانے ہیں جن میں چربی یا بناسپتی گھی استعمال کیا گیا ہو۔

9۔ ہفتے میں تین بار چہرے اور دوسری جگہوں کی جلد پر شہد ملا جائے۔ شہد کو آدھا گھنٹے کے قریب جلد پر لگا رہنے دیں۔ پھر گرم پانی سے اسے دھو ڈالیں۔ اس طرح جلد نرم، لوچ دار اور تازہ رہے گی۔

(ہمدرد صحت۔ نومبر 2005ء)

آنحضرت ﷺ کی بعض دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں (یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب مایقول کل اذا خاف قوما)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ ۔اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

اے میرے اللہ: مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

بقیہ:دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر16

مکرم امیر صاحب نے ازل برگ کی مسجد ناصر کی تعمیری تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ اس مسجد کی تعمیر کا آغاز چند ماہ قبل ستمبر 2006ء میں ہوا تھا، وقت کم ہونے کی وجہ سے تعمیر پوری طرح مکمل نہیں ہوسکی لیکن ہماری خواہش تھی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس مسجد میں پہلی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرما دیں، ہم جلد ہی انشاءاللہ اس کی تعمیر مکمل کرلیں گے۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس مسجد سے ہالینڈ کا بارڈر نظر آتا ہے اور ہالینڈ کی Arnhem کی جماعت یہاں سے صرف چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، لہٰذا اس جماعت کے افراد بھی جمعہ اور عید کے مواقع پر اس مسجد سے استفادہ کرسکیں گے۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ہماری معمولی کوششوں کو قبول فرمائے اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ حضور انور کی خدمت میں ان تمام کارکنان کیلئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے حضور انور کے اس دورہ سے زیادہ سے زیادہ برکات کے حصول کیلئے ہماری مدد کی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور اور قافلہ کے دیگر ممبران کو اپنی حفظ و امان میں اپنی منزل مقصود تک پہنچائے۔ آمین

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقعہ پر نہایت جامع اور پر معارف خطاب فرمایا، حضور انور نے تشہد اور تعوذ کی تلاوت کے بعد فرمایا الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ گو کہ مسجد کی تعمیر کا کچھ کام ابھی رہتا ہے لیکن امید ہے کہ آپ لوگ جلد اسے ختم کرلیں گے اور آج کے افتتاح کے بعد سست نہیں ہوجائیں گے بلکہ فوری طور پر اس باقی کام کو مکمل کرلیں گے۔

اس پروگرام کے شروع میں قرآن کریم کی جن آیات کی تلاوت کی گئی ہے، مسجد کا سنگ بنیاد رکھتے وقت بھی انہیں آیات کی تلاوت کی گئی تھی۔ ان آیات میں قرآن کریم نے ہمیں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی وہ دعائیں بتائیں ہیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کی بنیاد رکھتے وقت کی تھیں۔ ان آیات کی تلاوت کا مقصد یہی ہے کہ جس جذبہ اور روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کی بنیاد رکھی گئی تھی ہم نے بھی اسی جذبہ اور اسی روح کے ساتھ اس مسجد کو تعمیر کیا ہے۔ پس مسجد بنانے کے بعد بھی ان دعاؤں کو یاد رکھیں۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی ان دعاؤں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیلئے بھی دعا شامل تھی۔ چنانچہ آپ کی بعثت ہوئی اور قرآن کریم اور تاریخ گواہ ہے کہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کیلئے قربانیاں دیں۔

ان قربانیوں کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں ہی اسلام کا غلبہ دیکھا اور پھر آخری زمانہ میں امت کی ہدایت کیلئے آپ نے ایک امتی نبی کی بعثت کی بشارت دی۔ آج ہم بھی اپنے آقا کے اسوہ کی پیروی میں قربانیاں پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں اور اسلام کے غلبہ کے دنوں کو نزدیک سے نزدیک تر آتا دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ ایک دن ساری دنیا پر اسلام کے غلبہ کو دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس مسیح کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ صرف ماننے سے کام پورا نہیں ہوتا بلکہ اس مسیح کا کام بھی توحید کا قیام ہے اور اسی توحید کے قیام کیلئے مساجد کی تعمیر کی جاتی ہے۔ پس ہر ایک احمدی کو ہمیشہ یہ مقصد اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے یہاں آنا اور نمازیں ادا کرنی چاہئیں، پانچوں وقت مسجد کھلنی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ نمازی آنے چاہئیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو تبھی آپ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہونگے، جس پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے ورنہ آپ کا بیعت کا دعویٰ کھوکھلا دعویٰ ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے ان گھروں کی آبادی ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے۔

یہاں صرف ایک مسجد نہیں اور بھی مساجد بنی چاہئیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اس علاقہ میں دنیا کے مختلف ممالک کے نمائندے اکٹھے ہوتے ہیں، ان نمائندوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائیں۔

دعائیں کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہو کر، اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اس مقصد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ بھائی چارہ، صلح اور امن کا پیغام اس علاقہ اور ساری دنیا میں پھیلانے والے ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے مسجد کے مستورات والے حصہ میں تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ مقامی لجنہ کی تعداد کتنی ہے نیز یہ کہ کیا یہ جگہ لجنہ کیلئے کافی ہے؟

پروگرام کے اختتام پر حضور انور نے مسجد کے صحن میں اپنے دست مبارک سے دو پودے لگائے، نیز بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس پروگرام میں شرکت کرنے والے تمام احباب کیلئے مسجد کے صحن میں مارکیاں لگا کر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد لوگ اپنے آقا کو الوداع کرنے کیلئے قطاروں میں کھڑے ہوگئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

مسجد ناصر کے افتتاح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ کی تیسری اور سو مساجد سکیم کے تحت بنائی جانے والی 31 ویں مسجد خدا تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کیلئے مکمل ہوگئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

ہالینڈ کے لئے روانگی

ہالینڈ سے مکرم امیر صاحب ہالینڈ، مکرم مشنری انچارج صاحب ہالینڈ، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ ہالینڈ، مربی سلسلہ صاحب Nunspeet (نن سپٹ)، نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب ہالینڈ اور خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ٹیم کے اراکین قافلہ کے استقبال کیلئے پہلے ہی ازل برگ پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب جرمنی اور ان کی ٹیم نے یہاں سے قافلہ کو الوداع کیا اور 3:30 بجے اجتماعی دعا کے ساتھ قافلہ مکرم امیر صاحب ہالینڈ اور ان کی ٹیم کے ہمراہ ہالینڈ کیلئے روانہ ہوا۔

آٹوبان نمبر 3 پر سفر کرتے ہوئے 4:07 بجے قافلہ جرمنی اور ہالینڈ کا بارڈر پار کر کے ہالینڈ کے Beek نامی شہر میں داخل ہوا اور ہالینڈ کی موٹر وے A-12 پر عازم سفر ہوا۔

ضمناً یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ ان ممالک کے درمیان بارڈرز پر کوئی گیٹ یا دیوار وغیرہ نہیں ہوتی بلکہ سڑک کے کنارے دیگر ٹریفک شیلڈز کی طرح ایک شیلڈ نصب ہوتی ہے جس پر اس ملک کا نام لکھا ہوتا ہے اور اگر سفر کرنے والا ان ٹریفک شیلڈز پر زیادہ دھیان نہ دے رہا ہو تو اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ کب ایک ملک ختم ہوا اور دوسرا شروع ہوگیا ہے۔

A-12 پر پچاس کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قافلہ ایک دوسری موٹر وے A-50 پر چڑھا، جس پر چالیس کلومیٹر کا مزید سفر کرنے کے بعد 4:45 پر قافلہ Nunspeet (نن سپٹ) کی داخلی سڑک N-309 پر روانہ ہوا اور ٹھیک پانچ بجے نن سپٹ کے مشن ہاؤس پہنچا تو مقامی مرد و خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کیلئے یہاں موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو دو بچوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے، حضور انور نے سب حاضرین کو سلام کہا اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

سات بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کیلئے مسجد بیت النور نن سپٹ تشریف لائے اور دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مقامی احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ مسجد سے روانہ ہوکر حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے، جہاں Renovation کا کام ہو رہا تھا۔ حضور انور نے اس دفتر اور مسجد کے ہال کی مرمت کے بارہ میں متعلقہ احباب سے تفصیلی گفتگو فرمائی اور ہر دو امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

مؤرخہ 4 رجنوری 2007ء

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جرمنی میں تین مساجد کا افتتاح فرمانے اور تین مساجد کا سنگ بنیاد رکھنے، قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دنیا بھر کے احمدی احباب سے جرمنی سے براہ راست اختتامی خطاب فرمانے، عید الاضحیہ اور دو جمعوں کے خطبات ارشاد فرمانے، جرمنی کے دور و نزدیک شہروں سے آنے والے ہزاروں افراد کو ملاقات و مصافحہ کا شرف عطا کرنے، تینوں ذیلی تنظیموں اور امیر صاحب کے ساتھ گھنٹوں بھر کی طویل میٹنگز کرنے، بیسیوں خوش نصیب بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سن کر ان کی آمین کروانے اور کئی بچوں اور بچیوں کے نکاح میں اپنی مستجاب دعاؤں کے ساتھ شمولیت اور بعض مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھا کر ان کے پسماندگان کی دلی تسکین کے سامان مہیا فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ روز نن سپٹ ہالینڈ کے مشن ہاؤس بیت النور تشریف لا چکے ہیں۔

ہالینڈ جس کا سرکاری نام Netherland (ندرلینڈ) ہے یورپ کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ علاقہ رومن دور میں جرمن قبائل کے ذریعہ دریافت ہوا۔ سولہویں صدی میں اس ملک کے باشندوں کو آزادی کی طرف توجہ پیدا ہوئی، جس کے نتیجہ میں تیس سالہ طویل جنگ کے بعد 1648ء میں یہ ملک سپین کی سامراجی طاقتوں سے آزاد ہو گیا۔ آزادی کے بعد سترھویں صدی میں یہ ملک مشرق و مغرب میں ہر طرف خوب پھیلا اور اس نے کاروباری طاقت حاصل کی۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں یہ ملک مختلف وقتوں میں فرانس اور جرمنی کے زیر تسلط رہا۔ دوسری جنگ عظیم میں جرمنی کی ناکامی کے بعد اسے جرمنی سے آزادی ملی۔

اس وقت یہ ملک تیرہ صوبوں پر مشتمل ہے، اس کا کل رقبہ 41344 مربع کلومیٹر ہے جس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ یہاں کے لوگ کئی سالوں سے سمندر میں بند باندھ کر اسے کچھ نہ کچھ پیچھے دھکیل کر زمین حاصل کرنے کا عمل کامیابی سے جاری رکھے ہوئے ہیں اور یہ خاصیت اس ملک کے باشندوں کی محنت اور بلند ہمتی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سمندر کے پانیوں کو خشک کر کے اس کی زمین کو آباد کرنے کے کام کا آغاز تیرھویں صدی میں ہوا، جس کے نتیجہ میں سمندر کے ایک بہت بڑے حصہ پر یہ ملک قابض ہو چکا، کچھ حصہ کو تو خشک کر کے آباد کیا جا چکا ہے جبکہ ایک حصہ میں ابھی سمندر کا پانی ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا ہے، اس مقبوضہ پانی اور سمندر کے اصل پانیوں کے درمیان کئی کلومیٹر لمبا مضبوط بند باندھ دیا گیا ہے، اس بند کے ایک طرف مقبوضہ پانی ہے جو نہایت میٹھا ہے جبکہ بند کی دوسری جانب سمندر کا اصل پانی ہے جو شدید کڑوا ہوتا ہے۔ میٹھے اور کڑوے پانیوں کے اس سنگم پر ایک لحاظ سے یہ قرآنی الفاظ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَ جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (سورة الفرقان:54) صادق آتے ہیں، جن کا مطلب ہے کہ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا اور کڑوا ہے اور اس نے ان کے درمیان ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے۔

اس ملک کی آبادی ایک کروڑ چونسٹھ لاکھ دس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ اس ملک کا سب سے بڑا شہر ایمسٹرڈیم ہے اور یہی اس کا دستوری دارالحکومت ہے جبکہ ہیگ اس کا انتظامی دارالحکومت ہے۔ عالمی عدالت انصاف بھی ہیگ میں ہی ہے۔

ہالینڈ کے جنوب میں بیلجیئم اور مشرق میں جرمنی ہے جبکہ شمال اور مغرب میں سمندر واقع ہے۔ ملک کا زیادہ حصہ سطح سمندر سے نیچے ہے۔

ہالینڈ کے خوبصورت ملک میں جماعت احمدیہ کی سب سے پہلی مسجد 1955ء میں ہیگ شہر میں مسجد مبارک کے نام سے تعمیر ہوئی، جو لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں کی مرہون منت ہے، دو سال قبل اس مسجد میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا اور اس کا مینار بھی تعمیر کیا گیا۔ 2005ء میں اس مسجد کی پچاس سالہ سالگرہ کے موقعہ پر ہالینڈ کی ملکہ Betrix نے تقریب میں شرکت کی اور

میڈیا میں اس کی خوب تشہیر ہوئی۔

ہالینڈ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مختلف شہروں میں تیرہ جماعتیں قائم ہیں اور احمدیوں کی تعداد 800 کے لگ بھگ ہے۔

بیت النور کا مشن ہاؤس Nunspeet (نن سپیٹ) میں واقع ہے، جو صوبہ Gelderland (گلڈرلینڈ) کا ایک شہر ہے اور اس کی آبادی 35000 افراد پر مشتمل ہے۔

بیت النور کا مشن ہاؤس 1985ء میں صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت خریدا گیا۔ قریباً دو ایکٹرز مین میں چار عمارتیں موجود ہیں۔ جماعت کی ملکیت میں آنے سے قبل اس جگہ بچوں کے سکول کا ہوسٹل قائم تھا۔ ہوسٹل کے ڈائریکٹر کی رہائش گاہ کو معمولی تبدیلیوں کے ساتھ حضور کی رہائش گاہ میں بدل دیا گیا، دو عمارتوں میں دفاتر، مہمان خانہ اور خواتین کیلئے نماز ہال وغیرہ بنالئے گئے اور ایک بڑی عمارت کے نچلے حصہ کو مسجد کے ہال اور بالائی منزلوں کو مربی ہاؤس اور مہمان خانہ میں تبدیل کر لیا گیا۔ مشن ہاؤس کے احاطہ کے دو اطراف میں سڑکیں موجود ہیں۔ ریلوے اسٹیشن اور شہر کا مرکزی بازار پیدل مسافت پر واقع ہے۔

مشن ہاؤس چاروں اطراف سے تناور درختوں کے نہایت خوبصورت جنگل میں گھرا ہوا ہے، جس کے بیچوں بیچ جاگنگ اور سائیکلنگ کیلئے پختہ ٹریک بنے ہوئے ہیں، جنگل کے ایک طرف نہایت خوبصورت جھیل موجود ہے۔ اس جھیل کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بارہا اس کے کنارے پر جماعت ہالینڈ اور اپنے قافلہ کے ممبران کے ساتھ پکنکیں منائیں، اسی طرح بچوں کی ایک کلاس کا انعقاد بھی اس پر فرمایا۔

ہالینڈ کے مقامی وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور کے ہال کے بارہ میں انجینئر صاحب اور آرکیٹیکٹ صاحب کو مسجد ہال کو بڑا کرنے کے بارے میں تفصیلی ہدایات سے نوازا اور انہیں ان ہدایات کی روشنی میں نقشہ بنانے کا ارشاد فرمایا۔

دوپہر 12:05 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کے لباس میں باہر تشریف لائے، حضور نے کوٹ زیب تن فرما رکھا تھا اور چترالی ٹوپی پہن رکھی تھی نیز حضور انور کے دست مبارک میں ایک خوبصوت چھڑی تھی۔ سیر کیلئے حضور انور بیت النور مشن ہاؤس سے ملحقہ جنگل میں داخل ہوئے اور پختہ ٹریک پر چلتے ہوئے مذکورہ جھیل پر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر یہاں قیام فرمانے کے بعد حضور نے دوبارہ سیر شروع فرمائی اور جنگل کا چکر مکمل کر کے قریباً ساڑھے سات کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے سوا ایک بجے واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔ سیر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم نعیم احمد صاحب خرم مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ نن سپیٹ اور ایک مقامی احمدی مکرم فہیم احمد صاحب سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

سیر سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مربی ہاؤس تشریف لے گئے، گھر کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور رہائش کی بابت مکرم مربی صاحب سے بعض امور دریافت فرمائے۔ یہاں سے حضور انور لجنہ اماء اللہ کے دفتر تشریف لے گئے اور ان سے کچھ دیر گفتگو فرمائی۔

امیر صاحب اور مبلغین ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ

شام ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب ہالینڈ، مکرم مبلغ انچارج صاحب ہالینڈ اور مکرم مربی صاحب نن سپیٹ کے ساتھ میٹنگ فرمائی۔ یہ میٹنگ پونے سات بجے تک جاری رہی، جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تربیتی اور تبلیغی مساعی نیز اشاعت و تقسیم لٹریچر کا تفصیلی جائزہ لیا اور ان عہدیداران کو اس بارہ میں تفصیلی ہدایات سے نوازا۔

رات سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 5 / جنوری 2007ء

صبح ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں نماز فجر پڑھائی اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ

نماز جمعہ کیلئے حضور انور 2:05 پر مسجد بیت النور تشریف لائے، حضور کے ارشاد پر مکرم عبدالباسط صاحب جٹ صدر جماعت نن سپیٹ نے اذان کہی۔ 2:10 پر حضور انور نے نہایت پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کی آڈیو ایم ٹی اے کے بابرکت نظام کے تحت دنیا بھر میں براہ راست سنی گئی، بعد ازاں اسی روز رات کو اس خطبہ کو تصویر اور آواز کے ساتھ بھی ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ آل عمران کی آیت 111 کی تلاوت فرمائی اور احمدیوں کو نیکیوں میں آگے بڑھنے اور مفید وجود بننے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہالینڈ میں بھی دوسرے یورپین ممالک کی طرح تین قسم کے احمدی آباد ہیں۔ ایک پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے وہ احمدی جن کے آباؤ اجداد نے احمدیت قبول کی، دوسرے وہ مسلمان جو دیگر ممالک سے آئے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق پا گئے اور تیسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویا کے مطابق وہ سفید پرندے ہیں جنہیں خدا نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

وہ احمدی جن کے آباؤ اجداد نے احمدیت قبول کی تھی، ان کو چاہئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس رویا کو پورا کرنے کیلئے کوشش کریں۔ یقیناً وہ دن بھی آنے والے ہیں جب یہ سفید پرندے ڈاروں اور غولوں کی شکل میں احمدیت میں داخل ہوں گے۔

یاد رکھیں کہ صحابہ نے جو نیکیاں کیں ان کا اجر ان کو ملے گا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان صحابہ کی اولاد بنایا ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور شکر گزاری کا طریق یہ ہے کہ نیکیوں پر قائم رہیں، مساجد بنائیں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں، نظام جماعت کی اطاعت کریں نیز شکر گزاری کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے معیار کو بڑھانا ہے۔ پس آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ بھی نیک اعمال بجا لائیں یہ نہ ہو کہ آپ کے پاس صرف باتیں رہ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کا مقصد یہ بتایا ہے کہ نشانات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا وجود ثابت کر کے دکھاؤں اور ایمانی حالت میں جو کمزوری واقع ہو گئی ہے اور آخرت کا انکار کیا جا رہا ہے، اس پر یقین کے ساتھ عملی حالت میں بہتری لائی جائے تا سچائی اور ایمان میں اضافہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مقصد اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب نیک تبدیلیاں پیدا کریں گے اور تقویٰ کی راہ پر قدم مارتے ہوئے سچائی کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کریں گے اور پھر محبت کا یہ شربت دوسروں کو بھی پلائیں گے۔ نیکیوں کے معیار بڑھاتے ہوئے اسلام کے پیغام کو پھیلائیں۔ بھرپور پروگرام بنائیں اور اللہ کے پہلوان کا ہاتھ بٹائیں جو تمام ادیان کے لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر ایک اپنے فعل اور عمل کا جوابدہ ہے کسی کی ایمانی یا فعلی کمزوری کسی کیلئے ابتلاء کا باعث نہ ہو۔ اگر کسی احمدی کو بگڑتے ہوئے دیکھیں تو اس کیلئے دعا کریں اور استغفار کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔

حضور انور نے قرآنی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر ایک کو خیر اور بھلائی پہنچائیں اور سب سے بڑی خیر اور بھلائی یہ ہے کہ دین کی سچی اور حقیقی تعلیم ان تک پہنچائیں کیونکہ دنیا کا سب سے بڑا فائدہ اسی میں ہے کہ نیکی کی تعلیم پھیلائی جائے۔ اگر آپ نیکیاں کرنے والے اور بدیوں سے روکنے اور رکنے والے ہوں گے تو دنیا کی نفرت محبت میں بدل جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کا پیغام مخلوق تک پہنچانے کا ایک ذریعہ مساجد ہیں۔ ہالینڈ کو بھی مساجد کی تعمیر کی طرف توجہ کرنی چاہئے، ہالینڈ میں اب تک صرف ایک مسجد ہے جس کا خرچ پاکستان کی لجنہ اماء اللہ نے ادا کیا تھا، دوسرے نن سپیٹ کا سینٹر ہے جو مرکز نے خریدا تھا، اس لحاظ سے ہالینڈ نے اب تک ایک بھی مسجد نہیں بنائی۔ پس اس طرف توجہ کریں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ کام شروع کریں۔ ارادہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا، احمدی جب ارادہ کر لیتا ہے تو پھر ایک جوش سے اسے پورا بھی کر دیتا ہے۔ اگر ٹارگٹ رکھیں کہ ہر دو سال میں ایک شہر میں مسجد بنائیں گے تو جلد اس کام کو انجام دے سکیں گے۔

ان مساجد میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی آواز گونجے گی تو یہاں کے لوگوں کو اسلام کی حقیقت کا علم ہو گا اور وہ کہیں گے کہ جسے ہم اسلام سمجھتے رہیں ہیں یہ تو وہ نہیں ہے یہ تو حسن اور امن پھیلانے والا مذہب ہے۔

دنیا میں ہر طرف جماعت میں مساجد کی تعمیر کی طرف توجہ ہوئی ہے، آپ بھی پیچھے نہ رہیں، کیونکہ یہ تبلیغ کا ذریعہ ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا کہ اگر کسی جگہ جماعت کی ترقی چاہتے ہو تو وہاں مسجد کی بنیاد رکھ دو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی تبھی صحیح احمدی کہلا سکتا ہے جب وہ توحید کے پیغام کو پھیلانے والا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا یہی مقصد بیان فرمایا ہے۔ پس جب آپ کوشش کریں گے تو آپ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضلوں کے نشانات دیکھتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والا اور آپ کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے والا ہو۔

آخر پر حضور انور نے عبادت، تقویٰ اور تزکیۂ نفس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ اللہ کرے آپ تبلیغی میدانوں اور عبادت کے معیاروں میں بڑھتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ سب کو اپنے اندر حقیقی تبدیلیاں پیدا کرنے والا اور اپنے انعامات کا وارث بنائے۔

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد سے باہر تشریف لا کر بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے، پھر حضور لجنہ کے ہال کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ سوا تین بجے حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

روحانی دنیا میں آقا اور غلام کا تعلق ایک عجیب رنگ رکھتا ہے اور اس تعلق میں ایسی کشش ہوتی ہے کہ دور دور سے پروانے شمع کے گرد جمع ہونے کیلئے کھچے چلے آتے ہیں۔ یہی نظارہ یہاں ہالینڈ میں بھی دکھائی دیا جب ہمسایہ ممالک جرمنی اور بیلجیئم سے سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے کئی خدام اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے حاضر ہو گئے۔

4:25 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کیلئے تشریف لائے اور ملحقہ جنگل میں سیر فرماتے ہوئے جھیل پر تشریف لے گئے۔ جھیل پر حضور انور نے بعض خدام سے ورزش کروائی اور انہیں اس بارہ میں مختلف نصائح سے نوازا۔ جھیل سے روانہ ہو کر حضور انور موٹر وے A-28 کے ساتھ ساتھ سیر فرماتے ہوئے 5:35 پر واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔

رات سات بجے حضور انور اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 6 / جنوری 2007ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر ساڑھے سات بجے بیت النور میں پڑھائی اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

12:35 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کیلئے تشریف لائے اور مشن ہاؤس سے ملحقہ جنگل میں تشریف لے گئے، جنگل میں موجود جھیل پر کچھ دیر قیام فرمایا اور پھر واپسی پر جنگل میں موجود گھوڑوں کے ایک اصطبل میں تشریف لے گئے۔ وہاں موجود بچوں سے حضور انور نے گھوڑوں کے نام وغیرہ دریافت فرمائے اور گھوڑوں پر اپنا دست شفقت پھیرا۔ اصطبل کے ایک حصہ میں بچے گھڑ سواری کی

ٹریننگ لے رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ بھی خدام کو گھڑ سواری کی ٹریننگ دلوانے کی طرف توجہ دیں۔ نیز حضور انور نے مکرم صدر صاحب کو گھوڑوں کی خرید اور ان کی پرورش کے سلسلہ میں معلومات لینے کی بھی ہدایت فرمائی۔

مکرم امیر صاحب ہالینڈ، مکرم نائب امیر صاحب، مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ، مکرم مربی صاحب نن سپیٹ اور مکرم فہیم احمد صاحب کے ساتھ مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے ہوئے 1:35 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر سے واپس تشریف لائے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ہالینڈ کی مختلف جماعتوں کے تین خوش نصیب بچوں اور چھ خوش نصیب بچیوں کی تقریب آمین میں شمولیت فرمائی اور ہر بچہ اور بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام فرمایا۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ہالینڈ کے چھ خاندانوں جن میں سے چار ڈچ تھے کے اٹھارہ افراد کو فیملی اور دو افراد کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

سوا سات بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 7 رجنوری 2007ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت النور میں صبح ساڑھے سات بجے پڑھائی اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

انگلستان کے لئے روانگی

آج انشاء اللہ بلجیم اور فرانس میں سے گزرتے ہوئے ہالینڈ سے انگلستان کی طرف واپسی ہے۔ ہالینڈ کے افراد کی کثیر تعداد جن میں مرد وخواتین اور بچے شامل ہیں حضور انور کے دیدار اور آپ کو الوداع کہنے کیلئے مشن ہاؤس میں موجود ہیں۔ ان کے چہروں پر خوشی اور اداسی کے ملے جلے جذبات عیاں ہیں، خوشی اس لئے کہ انہیں چند روز اپنے آقا کا قریب سے دیدار کرنے اور آپ کی قربت سے لطف اندوز ہونے کی سعادت عطا ہوئی اور اداسی اس لئے ہے کہ آج حضور کی یہاں سے روانگی ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے نو بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حفاظت، ضیافت اور وقار عمل کی ٹیموں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور کچھ دیر مکرم امیر صاحب اور مکرم فہیم احمد صاحب سے گفتگو فرماتے رہے۔ 10:05 پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی، ہاتھ ہلا کر تمام احباب کو سلام کیا اور روانگی کا ارشاد فرمایا۔

موٹر وے 28، 27، 58 اور 16 پر سفر کرتے ہوئے 11:13 پر قافلہ بلجیم میں داخل ہوا اور بلجیم کی موٹر وے E-19، E-17 اور E-40 پر قافلہ اپنی منزل کی طرف گامزن رہا۔

11:55 بجے بلجیم کے Gent (جینٹ) نامی شہر سے گزرتے ہوئے Carestet ریسٹورینٹ پر قافلہ رکا، جہاں ہالینڈ کی جماعت نے دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کر رکھا تھا۔ کھانے سے فارغ ہوکر کچھ دیر ظہر کی نماز کا وقت شروع ہونے کیلئے انتظار کیا گیا۔ 12:50 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں اور قافلہ دوبارہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔

1:40 بجے دوپہر قافلہ فرانس کی حدود میں داخل ہوا اور 2:10 بجے فرانس کے شہر کیلے کی بندرگاہ پر پہنچا، جہاں ہالینڈ سے قافلہ کے ساتھ آنے والے احباب کی واپسی ہونا تھی۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے مکرم ھبۃ النور فراخن صاحب امیر ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب خرم مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم عبدالحمید فادن فیلدن صاحب نائب امیر ہالینڈ، مکرم داؤد اکمل صاحب صدر خدام الاحمدیہ ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی نن سپیٹ، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری ہالینڈ، مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب رکن خصوصی مجلس انصار اللہ ہالینڈ، مکرم اظہر نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، مکرم شیخ عبدالباسط صاحب نیشنل سیکرٹری وقف جدید، مکرم عبدالباسط جٹ صاحب صدر جماعت نن سپیٹ اور دیگر افراد کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

پاسپورٹس اور ٹکٹس وغیرہ کی کلیرنس کے بعد 2:50 بجے قافلہ کی چار گاڑیاں Calais (کیلے) فیری ٹرمینل کی پارکنگ میں پہنچیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے، کچھ دیر اپنے خدام سے مختلف امور کی بابت گفتگو فرمائی۔

کیلے میں آج موسم اگرچہ صاف ہے لیکن تیز ہوا چل رہی ہے، جس کی وجہ سے سردی میں شدت پائی جاتی ہے اور درجہ حرارت 3 اور 4 سینٹی گریڈ کے قریب ہے۔

3:45 پر قافلہ کی گاڑیاں Pride of Dover نامی فیری میں داخل ہوئیں۔ وقت مقررہ سے پانچ منٹ کی تاخیر کے ساتھ 3:55 پر فیری انگلستان کی بندرگاہ Dover کیلئے روانہ ہوئی۔

سمندر میں کسی قدر ارتعاش موجود ہے، یقیناً وہ بھی اس مرد خدا کے استقبال کیلئے بے قرار ہو رہا ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خدا سے دور ہوتی ہوئی مخلوق کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکنے کیلئے اور توحید کا پیغام پہنچانے کی خاطر جگہ جگہ اس کے گھروں کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی۔

سمندر کی اس بے قراری کی بناء پر فیری نے اپنی منزل پر پہنچنے میں کچھ تاخیر کی اور یہ فاصلہ دو گھنٹے میں طے کرکے مقامی وقت کے مطابق 4:50 بجے فیری Dover کی بندرگاہ پر پہنچی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فیری سے باہر تشریف لائے تو ٹرمینل کی عمارت کے سامنے مکرم امیر صاحب یو کے، مکرم ایڈیشنل وکیل المال صاحب، مکرم صدر صاحب انصار اللہ یو کے، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ یو کے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب وکالت تبشیر لندن اور عمومی کی ٹیم کے اراکین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور کچھ دیر مکرم امیر صاحب کے ساتھ گفتگو فرمانے کے بعد قافلہ کی روانگی کا ارشاد فرمایا۔

مسجد فضل لندن میں آمد

خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکات کو سمیٹتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ 6:50 بجے مسجد بیت الفضل پہنچا تو مسجد کے احاطہ میں احمدی مرد وخواتین اور بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے آقا کے استقبال کیلئے موجود تھی، بچوں کے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور انگلستان کے جھنڈے کے طرز کی چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں موجود تھیں، جنہیں ہلا ہلا کر یہ بچے اور خواتین یا امیر المومنین اھلا و سھلا و مرحبا، یہ روز کرم مبارک سبحان من یرانی اور جی آیاں نوں جیسے اشعار اور استقبالیہ کلمات مترنم آوازوں میں پڑھ رہے تھے۔ مسجد کے احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور غباروں سے سجایا گیا تھا۔ اس سارے ماحول سے پاکستانی احمدیوں اور بالخصوص ربوہ والوں کے دلوں میں ان استقبالوں کی حسین اور دلکش یادیں یقیناً تازہ ہوگئی ہوں گی، جب دورہ سے کامیاب مراجعت پر خلیفۂ وقت کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے احمدی احباب کا ایک جم غفیر قصر خلافت سے سرگودھا روڈ تک سڑک کے دونوں اطراف قطاریں بنائے کھڑا ہوتا اور حضور کے پروقار استقبال کیلئے ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجا دیا جاتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ایک بچے اور بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام حاضرین کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور مکرم محمد عثمان چینی صاحب، مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب اور مکرم شریف عودہ صاحب کو ازراہ شفقت مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور ان سے کچھ دیر گفتگو فرمانے کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

ممبران قافلہ

حضور انور کے اس تاریخی دورہ میں جن احباب کو حضور کی معیت کی سعادت عطا ہوئی ان میں مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب نائب ایڈیشنل وکیل المال مع فیملی، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ، مکرم سید محمد احمد صاحب نائب افسر حفاظت، مکرم بشیر احمد صاحب کارکن دفتر پی ایس، مکرم سخاوت علی صاحب باجوہ کارکن عملہ حفاظت، مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب کارکن عملہ حفاظت، مکرم محمود احمد خان صاحب کارکن عملہ حفاظت، مکرم خالد سعید صاحب کارکن عملہ حفاظت، مکرم طاہر حسین صاحب، ظہیر احمد خان مربی سلسلہ دفتر پی ایس۔

علاوہ ازیں ایم ٹی اے کی ٹیم کے مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم مرزا توقیر احمد صاحب اور مکرم خواجہ سفیر الدین قمر صاحب اور شعبہ مخزن التصاویر کے مکرم عمیر علیم صاحب کو بھی اس تاریخی دورہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا ہوئی۔

شکریہ احباب

آنحضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کا شکریہ ادا کرنا بھی انسان پر واجب ہے۔ اس ارشاد نبوی کے تحت خاکسار اپنا فرض سمجھتا ہے کہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرے جنہوں نے رپورٹ کی تیاری کے مختلف مراحل پر خاکسار کی مدد فرمائی۔ چنانچہ استاذی المکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری، جنہوں نے اس رپورٹ کے لفظ لفظ کو پڑھ کر نہ صرف مفید مشوروں سے نوازا بلکہ متعدد جگہوں پر اس کی نوک پلک سنوار کر اصلاح فرمائی۔ علاوہ ازیں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی، مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی، مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ انچارج بیلجیئم، مکرم نعیم احمد صاحب خرم مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ و نائب امیر جرمنی، مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب نائب امیر و سیکرٹری امور عامہ جرمنی، مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ، مکرم حافظ عمران مظفر صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم میجر زبیر خلیل صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی، مکرم محمد یحیٰ زاہد صاحب اسٹنٹ جنرل سیکرٹری جرمنی، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری ہالینڈ، مکرم عبدالباسط جٹ صاحب صدر جماعت نن سپیٹ ہالینڈ، مکرم نوید احمد صاحب جرمنی، مکرم محمد سلیمان احمد صاحب جرمنی، مکرم شیخ بشارت احمد صاحب قائد علاقہ لاہور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، مکرم سید محمد احمد صاحب نائب افسر حفاظت، مکرم محمود احمد خان صاحب کارکن عملہ حفاظت، مکرم منیر عودہ صاحب کارکن ایم ٹی اے اور مکرم محمد اسلم خالد صاحب کارکن دفتر پی ایس لندن نے رپورٹ کے سلسلہ میں مختلف معلومات فراہم کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور اپنی جناب سے اس تعاون کا غیر معمولی اجر عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے تیسرے روز (مؤرخہ 20 ر دسمبر 2006ء) کی رپورٹ میں ایک جرمن جوڑے کے نکاح کے اعلان کے ذکر میں لڑکی کا نام غلطی سے Zunachst Findet درج ہو گیا ہے جبکہ درست نام Hendrikje Inderhees ہے۔ براہ مہربانی اس کی تصحیح فرمالی جائے۔

❁❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

بقیہ:اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ
از صفحہ نمبر 4

آپ نے چار سال تک اپنی قمیصوں کے لئے کپڑا نہیں خریدا اور تحریک جدید سے پہلے کی بنی ہوئی قمیصیں ہی سنبھال سنبھال کر استعمال کرتے رہے۔ شروع میں گرمی میں برف اور بوتلوں وغیرہ کا استعمال بھی چھوڑ دیا تھا۔ آپ نے اپنے سب بیٹوں کو وقف کر دیا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ”میرے تیرہ (13) لڑکے ہیں اور تیرہ کے تیرہ دین کے لئے وقف ہیں“۔

آپ خود بھی وقارِ عمل میں شریک ہوتے تھے۔ آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ ”جب پہلے دن مَیں نے کہی پکڑی اور مٹی کی ٹوکری اٹھائی تو کئی مخلصین ایسے تھے جو کانپ رہے تھے اور وہ دوڑے دوڑے آتے تھے اور کہتے حضور تکلیف نہ کریں ہم کام کرتے ہیں۔ لیکن چند دن جب مَیں نے ان کے ساتھ مل کر کام کیا تو وہ عادی ہو گئے اور سمجھنے لگے کہ یہ ایک مشترکہ کام ہے جو یہ بھی کر رہے ہیں اور ہم بھی کر رہے ہیں“۔

(بحوالہ سوانح فضل عمرؓ)

حضرت فضل عمرؓ نے جن تنظیموں کی بنا رکھی ان میں سے نہایت شاندار اور اہم خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی ہے۔ جس کا قیام 1938ء میں ہوا جس کے دو سال بعد اس کے تحت بچوں کے لئے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم بنائی تا کہ سات سے پندرہ سال تک کی عمر کے بچوں کی تربیت اسلام کے مطابق ہو۔ پھر خدام الاحمدیہ میں پروئے جا کر وہ اسلام کے جھنڈے کی سربلندی کا موجب بنتے رہیں اور انصار اللہ کی تنظیم ہے جو 1940ء میں قائم ہوئی جس میں چالیس سال سے تاحیات مرد حضرات شامل ہوتے ہیں اور ان کا اصل مقصدِ حیات جماعتی خدمات کے علاوہ اپنی نسل در نسل کو خادمِ دین بنانا ہے۔

1939ء میں آپ کی خلافت کے 25 سال پورے ہونے پر جماعت میں خلافت جوبلی منائی گئی جس پر آپ نے جماعت کو شکرانے کے طور پر نیکی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تحریک کی۔ نیز اس سال آپ نے ہجری شمسی سال کا ڈھانچہ تیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی اور پھر مہینوں کے نام بھی تجویز فرمائے جن میں سے ہر ایک تاریخ اسلام کے کسی اہم واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ نام یہ ہیں:

صلح (جنوری) تبلیغ (فروری) امان (مارچ) شہادت (اپریل) ہجرت (مئی) احسان (جون) وفا (جولائی) ظہور (اگست) تبوک (ستمبر) اخاء (اکتوبر) نبوت (نومبر) فتح (دسمبر)۔

جنوری 1944ء کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ آپ کو بتایا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ جمعہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا جس سے جماعت کے مخلصین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس دعویٰ کے بعد آپ نے مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز مغرب مجلس عرفان میں بیٹھنا شروع کر دیا۔ انہی مجالس میں ایک دفعہ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

”خلیفہ خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے۔ اور اس کا کام احکامِ شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ پھر اس کی موجودگی میں کس طرح مجدد آ سکتا ہے۔ مجدد تو اس وقت آتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے“۔ (سوانح فضل عمر)

اسی طرح ایک بار آپ نے فرمایا:

”امام اگر مجلس میں آ کر بیٹھتا ہے تو اس لئے نہیں بیٹھتا کہ لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتا رہے ...... خدا تعالیٰ کے ماموروں اور ان کے خلفاء اور مصلحین کا کام ڈیبیٹنگ کلب میں بیٹھنا نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے۔ اس لئے وہی شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جو مجلس میں خاموشی سے بیٹھا رہے“۔ (سوانح مصلح موعود صفحہ 37)

حضرت مصلح موعودؓ کی ساری عمر محبت الٰہی، عشقِ رسولؐ اور عشقِ قرآن میں گزری جن کا زندہ ثبوت آپ کی دو سو سے زائد کتب کی تحریرات ہیں جن میں تفسیر صغیر، تفسیر کبیر بھی ایک عمدہ شاہکار ہیں۔

اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آپ کی خلافت میں بہت سے اندرونی اور بیرونی فتنے اٹھے مثلاً منافقین کا فتنہ، مستریوں اور مصریوں کا فتنہ اور پھر تحریک شدھی و فتنہ احرار وغیرہ حتی کہ حکومتی سطح پر بھی مخالفت ہوئی خصوصاً 1934ء اور 1953ء کے حالات مگر کوئی ایک فتنہ بھی آپ کے پایۂ ثبات میں لغزش نہ لا سکا اور خدا کا یہ کہا بار بار پورا ہوتا رہا کہ ”خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا“۔

1954ء میں تاریخ کا وہ المناک واقعہ پیش آیا کہ جب مسجد مبارک ربوہ سے آپ عصر کی نماز پڑھا کر واپس تشریف لے جانے لگے تو ایک دشمن نے چاقو سے آپ پر حملہ کر کے گردن پر گہرا زخم لگا دیا۔ لیکن خدائے قادر نے آپ کو بچا لیا۔ دشمن موقع پر ہی پکڑا بھی گیا لیکن اس اسیروں کے رستگار نے اسے معاف کر دیا اور اس سے کوئی تعرض نہ کیا۔ اس حملہ کے بعد اگرچہ آپ کافی لمبا عرصہ بیمار رہے مگر بیماری میں بھی کام نہیں چھوڑا اور مسلسل کام کرتے رہے۔ تفسیر صغیر کا کام آپ نے اپنی بیماری میں ہی کیا۔ ساری ساری رات جاگ کر قرآن شریف کی تفسیر لکھتے تھے۔ آپ کی نواسی صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ”آپ کی عادت تھی کہ آپ ٹہلتے ہوئے پڑھتے تھے سوائے زیادہ بیماری کے جب آپ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ ورنہ ہم نے آپ کو ہمیشہ ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ ہاتھ میں قرآن شریف ہوتا۔ ٹہلتے جاتے اور پڑھتے جاتے“۔

حضور بچوں سے بہت پیار کرتے تھے اور ان سے ہنسی مذاق کرتے رہتے تھے۔ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ ہی بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ مَیں آپ کے پاس کچھ خط لے کر گئی جو باہر سے کسی پہرہ دار نے مجھے پکڑا دئے تھے۔ آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر بہت سنجیدہ ہو کر کہنے لگے۔ تم نے ایک جرم کیا ہے اور مَیں تمہیں اس کی سزا دوں گا۔ میری تو جان ہی نکل گئی کہ پتہ نہیں مَیں نے کیا کر دیا ہے۔ کہنے لگے کہ تمہارا جرم یہ ہے کہ تم میری بیٹی کی بیٹی ہو اور سزا یہ دوں گا کہ تمہیں پیار کروں گا۔

آپ ہر انسان کی عزت کرتے تھے۔ کسی کو بُرا نہیں سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ خاکروب نے آپ کے ایک نواسے کے منہ پر پیار کر لیا۔ اس پر بچوں نے اس بچے کو چھیڑنا شروع کر دیا کہ تم بھی گندے ہو گئے ہو کیونکہ جمعدار نے تمہیں پیار کر لیا ہے۔ جب اس کوہ وقار و عظمت انسان کو علم ہوا تو اسے بلا کر پوچھا کہ تمہیں جمعدار نے کہاں پیار کیا تھا۔ بچے نے گال پر انگلی رکھ کر بتایا کہ اس جگہ۔ آپ نے بچے کو اپنے ساتھ چمٹا کر اسی جگہ پیار کیا اور اس طرح بچوں کو سبق دیا کہ کوئی آدمی بھی بُرا نہیں ہوتا۔

اے فضلِ عمر تیرے اوصاف کریمانہ
ہم نے تو جسے دیکھا، دیکھا تیرا دیوانہ

1954ء کے حادثہ کے بعد بیمار رہے اور کمزور ہوتے جانے کی وجہ سے ڈاکٹروں کے مشورہ سے علاج کروانے کے لئے آپ 1956ء میں یورپ تشریف لے گئے۔ علاج کے علاوہ وہاں کے احمدیوں سے ملاقاتیں کیں اور احمدی مشنوں کے کام کو بھی دیکھا۔ علاج سے کسی حد تک فائدہ ہوا تو واپس تشریف لے آئے۔ مگر پوری طرح تندرست نہ ہو سکے۔ بہرحال 1958ء میں وقف جدید کا قیام اور دوسرے جماعتی کاموں میں مصروفیت جاری رکھتے ہوئے، اسی طرح ملاقاتوں کے ذریعہ قوموں کو برکتیں بخشتے ہوئے آخر 8رنومبر 1965ء کی رات تقریباً دو بجے اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا۔

محمود نام ہے تیرا، ہر کام خیر ہے
ہر فعل، ہر عمل تیرا ہر گام خیر ہے
تیرا مقام زندگی تقویٰ کی ہے مثال
آغاز خیر تھا تیرا انجام خیر ہے

آپ کی وفات کی المناک خبر ملتے ہی دور و نزدیک کے ہزاروں احمدی ربوہ آنے شروع ہو گئے تھے۔ اگلے روز جماعت نے اکٹھے ہو کر اپنے نئے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب، خلیفۃ المسیح الثالث کے انتخاب پر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ 9رنومبر کی شام کو آپ کا جسدِ عنصری بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بے شمار احمدیوں کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا مزار آپ کی والدہ حضرت اُمّ المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں بنایا گیا۔

آخر پر یہی دعا ہے کہ خدایا ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت مصلح موعودؓ کی طرح اسلام کے خادم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا پیار کرنے والے ہوں تا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخ بنے رہیں۔ آمین ثم آمین

(نوٹ: اس مضمون میں جن واقعات کے حوالہ جات نہیں دئے گئے وہ سوانح مصلح موعودؓ مصنفہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ سے لئے گئے ہیں۔)

❁❁❁❁❁❁❁❁

نظام نو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”دنیاوی لحاظ سے بھی اگر اس نظام کی اہمیت کا اندازہ لگانا ہے تو آج سے ساٹھ سال پہلے حضرت مصلح موعودؓ نے ایک تقریر فرمائی جلسے کے موقع پر 'نظام نو' کے نام سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اُسے پڑھیں تو آپ کو اندازہ ہو کہ آج کل دنیا کے ازموں اور مختلف نظاموں کے جو نعرے لگائے جا رہے ہیں وہ سب کھوکھلے ہیں اور اگر اس زمانے میں کوئی انقلابی نظام ہے جو دنیا کی تسکین کا باعث بن سکتا ہے، جو روح کی تسکین کا باعث بن سکتا ہے، جو انسانیت کی خدمت کرنے کا دعویٰ حقیقت میں کر سکتا ہے تو وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ نظام وصیت ہی ہے“۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء)

❁❁❁❁❁❁❁

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
قائم شدہ 1952
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

کرایہ کے لئے دستیاب ہے
لندن میں دو (2) بیڈروم کا فلیٹ
گیرٹ لین کے قریب دستیاب ہے۔
تفصیلات کے لئے رابطہ کریں۔
Tel: 020 8265 9791
Mobile:07703 066 983

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے دو ماہی رسالہ ’’انصارالدین‘‘ مارچ، اپریل ۲۰۰۶ء میں مکرم سردار احمد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کی سیرۃ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی موضوع پر ایک مضمون ۳۰/جنوری ۱۹۹۸ء کے شمارہ میں اسی کالم کی زینت بھی بن چکا ہے۔

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ 1862ء میں کلرسیداں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ پانچ چھ سال کی عمر میں ہی شفقتِ پدری سے محروم ہوگئے تو آپ کے خاندان کے ایک کرم فرما دوست آپ کو لاہور لے آئے اور آپ کی تعلیم کا انتظام کردیا۔ بچپن سے ہی آپ ذہین، جفاکش اور محنتی تھے۔ ڈاکٹری کا امتحان پاس کرکے بطور اسسٹنٹ سرجن رعیہ خدمتِ خلق میں ایسے مصروف ہوئے کہ تیس سال کا لمبا عرصہ (1890ء سے 1920ء) تک یہیں گزار دیا۔ آپ نے اپنے خلوص اور ایثار سے عوام وخواص کا دل موہ لیا اور جلد ہی علاقہ میں پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور اخلاقِ کریمانہ کے باعث نہایت عزت و احترام کی نگاہوں سے دیکھے جانے لگے۔

آپؓ کے والد ماجد کا اسمِ گرامی سید باغ حسن تھا۔ صوفی منش اور خاندانِ سادات کی روائتی پارسائی و پاکبازی کا دامن سنبھالے ہوئے تھے۔ اپنے قریبی اعزا واقرباء کو دنیاداری میں ملوث دیکھ کر کلرسیداں کو خیر باد کہا اور سہالہ میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔ سلطنتِ مغلیہ کی طرف سے کچھ علاقہ پر گزراوقات کے لئے حقوقِ مالکانہ حاصل تھے۔ آپ طبابت بھی کرتے تھے۔ ذرائع معاش اطمینان بخش تھے۔ پیری ومریدی سے آپ کو طبعی نفرت تھی اور اسے ذریعہ معاش بنانا پسند نہ کرتے تھے۔ رنجیت سنگھ کے دورِ حکومت میں کلرسیداں کے سادات نے سکھ حکومت سے موالات کرلی تھی۔ جس کے نتیجہ میں انہیں اسلامی اقدار کی ادائیگی کی حسبِ منشاء ضمانت مل گئی تھی۔ عہدوپیمان کے ایسے کھرے نکلے کہ سکھا شاہی کے زوال کے واضح آثار دیکھتے ہوئے بھی قرآنی حکم ان العھد کان عنداللہ مسؤلا پر عمل کرتے ہوئے اپنے عہد کو نبھایا اور فرنگیوں کے مقابل سکھ حکومت کا ساتھ دیا۔ حقوقِ مالکانہ سے ہاتھ دھونا پڑا بلکہ عرصہ تک فرنگی حکومت کے عتاب کا نشانہ بنے رہے۔

حضرت سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد دیر تک قرآن مجید کی تلاوت کرنا معمول تھا۔ جب بینائی میں کمی ہوئی تو اپنے بچوں سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔ آپ کے پانچ صاحبزادوں میں سے تین حافظ قرآن مجید تھے اور تینوں دنیاوی اعلیٰ تعلیم سے بھی آراستہ تھے اور معزز سرکاری عہدوں پر فائز بھی تھے۔ آپؓ کی شادی محترمہ سیدۃ النساء سے ہوئی جن کے مورثِ اعلیٰ حضرت سید بدرالدین بھکریؒ تھے جن کا مزار اوچ شریف میں آج بھی مرجع خاص وعام ہے۔

آپؓ کے چہرہ پر آپکی خاندانی شرافت ونجابت کے گہرے نقوش ہر دیکھنے والے پر اثرانداز ہوتے تھے۔ ہمیشہ سفید شلوار وقمیص زیب تن کرتے اور سفید عمامہ پہنتے۔ نہایت منکسرالمزاج، یتیموں اور بے سہارا احباب کے سرپرست اور مخلص دوست تھے۔

آپؓ جوان ہوئے تو عام مسلمانوں کو مسیح ومہدی کا منتظر پایا۔ آپ کی مجالس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور قیام جماعت کا ذکر بھی ہوتا تھا۔ مگر منفی انداز میں مخالفین کے اعتراضات بھی ہوتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؓ تلاش حق کے لئے ایک حساس دل رکھتے تھے۔ آپ سوچتے تھے کہ علاماتِ ظہورِ مسیح ظاہر ہو رہی ہیں۔ کسوف خسوف ہو چکا ہے اور میدان میں صرف ایک شخص ہے اور یہ دعویدار میرے گھر سے دُور بھی نہیں۔ چنانچہ ایک دن اچانک اہل خانہ اور احباب کو اطلاع دیئے بغیر آپ قادیان پہنچ گئے۔ حالات کا مطالعہ کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔ یہ 1901ء کا ذکر ہے۔ حضرت اقدسؑ نے قادیان میں زیادہ دیر قیام کرنے کی تلقین فرمائی تو عرض کی حضور دل تو اب یہی چاہتا ہے کہ قادیان ہی میں قیام کیا جائے مگر سلسلۂ حصول رزق و ملازمت سدِ راہ ہے۔ تاہم یہ نصیحت یاد رکھی اور ریٹائرڈ ہونے پر حکومت وقت کی طرف سے توسیع ملازمت کی درخواست قبول نہ کی اور قادیان میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔ خدمت خلق کے لئے قادیان کے نور ہسپتال میں آنریری طور پر لمبا عرصہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔

بیعت کے بعد قادیان سے واپس رعیہ آئے اور اپنی اہلیہ محترمہ کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔ اُنہیں یہ فکر لاحق تھی کہ جس بزرگ کے ہاتھ پر ہم پہلے سے بیعت ہیں اس کا کیا ہوگا؟ ابھی کچھ فیصلہ نہ کرپائی تھیں کہ وہ شدید بیمار ہوگئیں کہ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیدیا۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے حضورؑ کی خدمت میں ایک دعائیہ خط تحریر کیا اور دستی کسی کے ذریعہ بھجوادیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں معجزانہ شفا بخش دی چنانچہ وہ بھی کمال انکساری سے احمدیت میں شامل ہوگئیں۔

حضرت شاہ صاحبؓ رعیہ کی ایک مسجد میں ادائیگی نماز کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس مسجد میں ایک سیماب صفت عرضی نویس محمد بخش بھی نماز کے لئے آیا کرتے تھے۔ ایک روز احمدیت کا ذکرِخیر سن کر اُن سے نہ رہا گیا اور مٹی کا بنا ہوا لوٹا حضرت شاہ صاحبؓ کے ماتھے پر دے مارا۔ چہرہ مبارک لہولہان ہوگیا۔ شاہ صاحبؓ کچھ کہے بغیر ہسپتال واپس آئے، مرہم پٹی کی، لباس تبدیل کیا اور ادائیگی نماز کے لئے پھر مسجد تشریف لے آئے۔ ادھر وہ عرضی نویس عوام کی ملامت کا ہدف تو تھا ہی، وہ خود بھی اپنے دل میں یہ سوچ کر سخت پریشان تھا کہ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ سرکاری ملازم ہیں اگر انہوں نے عدالتی چارہ جوئی کی تو اس کا کیا حشر ہوگا، اس کے روزگار کا کیا بنے گا۔ حضرت شاہ صاحبؓ نے خاندانی شرافت ونجابت کا ثبوت دیتے ہوئے بھری مسجد میں احباب کے روبرو محمد بخش سے صرف اتنا کہا: ’’چوہدری صاحب اب تو آپ کا غصہ فرو ہوگیا ہوگا‘‘۔ حضرت شاہ صاحبؓ کا یہ صبروتحمل دیکھ کر یہ سنگدل موم کی طرح پگھل گیا اور آستانۂ احمدیت میں پناہ گزین ہونے کی التجا کرنے لگا۔ چوہدری محمد بخش صاحبؓ بعد میں نہ صرف مخلص احمدی بلکہ نہایت نڈر داعی الی اللہ ثابت ہوئے اور درجنوں گم گشتہ راہ کے لئے ہدایت کا موجب بنے۔

حضرت شاہ صاحبؓ سرکاری ملازم تھے۔ سال میں ایک ماہ کی رخصت کے حقدار تھے۔ آپ رخصت جمع کرکے تین سال میں تین ماہ کی رخصت لیتے اور خاندان کے تمام افراد کو ساتھ لے کر تین ماہ قادیان میں گزارتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو اپنے مکان کے ایک حصہ میں ٹھہراتے تھے۔ آپ کے آرام وراحت کا ہر طرح خیال رکھتے۔

حضرت شاہ صاحبؓ کے آباؤاجداد بخارا سے ہجرت کرکے ہندوستان آئے تھے اور برصغیر کے مختلف حصوں میں پھیل گئے اور بخاری سید کہلائے۔ آپ کے دل میں خاندانِ سادات کی روحانی حالت سدھارنے اور انہیں امام وقت کے غلاموں میں شامل کرنے کی تڑپ تھی۔ اپنی اولاد کو اس بارہ میں وصیت کرتے ہوئے آپؓ نے تحریر فرمایا: ’’آجکل خاندانِ سادات مغضوب، ذلیل اور تباہ ہوچکے ہیں اگر یہ متقی ہوتے تو پھر مؤرثِ اعلیٰ آنحضرت ﷺ کی نعمت وراثت یعنی مہدویت اور مسیحیت کی وارث سلمان فارسیؓ کی اولاد کیسے بن جاتی۔ اب بھی وقت ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی متابعت سے اپنے اجداد کا نام روشن کریں ......اپنی قوم سادات کی اصلاح و بہبودی کے لئے خاص کر دردِ دل سے دعائیں مانگو اور ان کو خوب دعوت الی اللہ کرو......اب بھی اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت دیوے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع اور غلامی میں اپنے مؤرث اعلیٰ کی نعمت سے مستفیض ہوسکتے ہیں ورنہ یہ محرومی قیامت تک ان کے گلے کا ہار ہوکر رہ جائے گی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ، اناللہ وانا الیہ راجعون‘‘

حضرت شاہ صاحبؓ اور آپکی اہلیہ محترمہ جماعت کی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ دورِ خلافتِ اولیٰ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شاندار عمارت کی تعمیر میں حصہ لیا۔ مسجد نور اور نور ہسپتال کی تعمیر میں حصہ دار ہوئے۔ تعمیر منارۃ المسیح، عید فنڈ اور قربانی فنڈ میں آپ حصہ دار ہوئے۔ آپؓ نظام وصیت میں شامل ہوئے تو اپنی آمد و جائیداد کے 1/3 حصہ کی وصیت کی۔

۱۹۰۷ء کے وسط میں حضرت شاہ صاحبؓ مع اہل وعیال دارالمسیح میں مقیم تھے کہ ایک دن آپ کی اہلیہ محترمہؓ نے بتایا کہ آج حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آپ کے ساتھ ہمارے تین تعلق ہیں ایک تو آپ ہمارے مرید ہیں دوسرے آپ سادات کرام سے ہیں۔ تیسرا ہمارے ساتھ آپ کا ایک تعلق اَور بھی ہے۔ یہ کہہ کر حضور علیہ السلام خاموش ہوگئے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب سنا تو فرمایا کہ کوئی روحانی تعلق ہوگا۔

۱۴جون ۱۸۹۹ء کو حضرت مسیح موعودؑ کے گھر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب پیدا ہوئے۔ آپکی پیدائش سے قبل حضورؑ کو ایک مہمان کے آنے کی بشارت دی گئی تھی۔ صاحبزادہ صاحب نے اپنا بچپن نہایت صحت مندانہ حالت میں گزارا کہ اچانک وسط ۱۹۰۷ء میں آپؓ شدید بیمار ہوگئے۔ ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب کی شادی ہو رہی ہے۔ معبرین کے نزدیک اس خواب میں موت کی طرف اشارہ تھا مگر بعض حکماء نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ اگر خواب ظاہری حالت میں پوری کردی جائے تو تعبیر ٹل بھی جاتی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؓ کی چھوٹی صاحبزادی مریم النساء اڑھائی سال کی تھیں اور دارالمسیح میں ہی مقیم تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض احباب کے اصرار پر خواب کو ظاہری صورت میں پورا کرنے کے لئے اپنے منشاء کا اظہار شاہ صاحبؓ کی اہلیہ محترمہؓ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ میں شاہ صاحب سے مشورہ کرلوں۔ حضرت شاہ صاحب تو پیکر صدق و صفا تھے، انہوں نے نہایت انکساری سے حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء کو منشائے الٰہی یقین کرتے ہوئے قبول کیا۔ چنانچہ ۱۳/اگست ۱۹۰۷ء کو حضرت مولانا نورالدینؓ نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحبؓ کا نکاح محترمہ مریم النساء صاحبہ سے پڑھایا۔ مگر صاحبزادہ صاحب ۱۶/اگست کو بقضائے الٰہی اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔

خاندان سادات میں خاندان سے باہر شادی کرنا عموماً معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ حضرت شاہ صاحبؓ خود ڈاکٹر تھے، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی علالت کی شدت کا اندازہ کرسکتے تھے۔ ایسے نازک وقت میں ننھی منھی بچی کے نکاح پر رضامندی کا اظہار آپؓ کے ایمان کا امتحان تھا مگر قدرت اسے ایسے رنگ میں پورا کرنا چاہتی تھی جو مشیتِ الٰہی میں قدیم سے مقرر تھا۔ صاحبزادہ صاحب کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش تھی کہ عزیزہ ہمارے ہی خاندان کا حصہ رہیں۔ وقت آنے پر وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عقد میں آئیں۔ ایک طرف اَبناء الفارس کا نمائندہ وجود اور دوسری جانب سے سید خاندان کی چشم و چراغ کو ایک عقد میں جمع کرکے ایسے وجود کو معرضِ وجود میں لانا قدرت کا مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ کے پیارے مسیح کی جماعت کی ایسے آڑے وقت میں رہنمائی کرے جبکہ جماعت احمدیہ پر غزوہ احزاب کی طرح دشمن چاروں طرف سے ڈیرہ ڈالے حملہ کا منتظر تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحبؓ کی دعائیں اُن کی اولاد کے حق میں قبول فرماتا چلا جائے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

23rd February 2007 – 1st March 2007

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 23rd February 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:55	Seerat-Un-Nabi
01:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 352, Recorded on 04/12/1997.
02:45	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
03:51	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). class no. 166, Recorded on 10th December 1996.
05:10	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News .
07:05	Children's Class with Huzoor, recorded on 2nd April 2005.
08:05	Le Francais C'est Facile: programme no. 94
08:30	Siraiki Service
09:30	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 25 recorded on 11th November 1995.
10:30	Indonesian Service
11:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Tilaawat & MTA News Review Special
13:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
14:15	Dars-e-Hadith
14:30	Bengali Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Bengali speaking friends. Rec: 9/11/1999.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:20	Friday Sermon [R]
17:05	Interview: An interview with Kanwar Idrees
17:50	Le Francais C'est Facile: programme no. 94 [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:10	Friday Sermon [R]
22:00	MTA Variety: A documentary about space shuttles.
22:50	Urdu Mulaqa'at: Session 25 [R]

Saturday 24th February 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:05	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 94.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 353, Recorded on 09/12/1997.
02:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 23rd February 2007.
03:40	Bengali Mulaqa'at: Recorded on 9th November 1999.
04:45	Interview: An interview with Kanwar Idrees.
05:30	MTA Travel [R]
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 23rd September 2006.
08:05	Seerat Sahaba Masih-e-Ma'ood
08:30	Friday Sermon [R]
09:30	Qur'an Quiz
10:05	Indonesian Service
10:60	French Service
12:00	Tilaawat & MTA International Jama'at News
12:55	Bengali Service
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
15:10	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:15	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
17:10	Question Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 04/09/96, .
17:55	MTA Variety: A visit to the historic village of Caboolture, Australia.
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:10	Seerat Sahaba Masih-e-Ma'ood
22:30	MTA Variety [R]
23:05	Friday Sermon [R]

Sunday 25th February 2007

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05	Qur'an Quiz
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 354, recorded on 10/12/1997.
02:35	Seerat Sahaba Masih-e-Maud
03:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 23rd February 2007.
04:20	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
04:50	Qur'an Quiz
05:20	Australian Documentary: a visit to the historical village of Caboolture, Australia.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 11th November 2006.
08:10	Learning Arabic: programme no. 19.
08:40	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
09:35	Indonesian Service
10:35	Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 16th June 2006.
11:40	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:45	Bangla Schomprochar
13:50	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 23rd February 2007.
14:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
15:50	Huzoor's Tours [R]
16:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1995.
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 355, Recorded on 11/12/1997.
20:30	MTA International News Review [R]
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:05	Huzoor's Tours [R]
23:00	Ilmi Khutbaat

Monday 26th February 2007

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 355, Recorded on 11/12/1997.
02:20	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 23rd February 2007.
03:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1995.
04:55	Ilmi Khutbaat
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 10th September 2006.
08:00	Le Francais C'est Facile: programme no. 41
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 36, Recorded on 13th July 1998.
10:05	Indonesian Service
11:00	Aa'ina: a discussion on the topic of allegations made against Islam.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:05	Bangla Schomprochar
14:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 24/03/2006.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:05	Medical Matters
16:35	Seerat Sahaba Rasool (saw)
17:10	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30	Arabic Service
19:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 356, Recorded on 16/12/1997.
20:50	MTA International Jama'at News
21:25	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:40	Friday Sermon: recorded on 24/03/2006 [R]
23:40	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]

Tuesday 27th February 2007

00:15	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:15	Le Francais C'est Facile: programme no. 41
01:50	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 356, Recorded on 16/12/1997.
02:45	Friday Sermon: recorded on 24/03/2006.
03:50	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 36, recorded on 13th July 1998.
04:55	Aa'ina: A discussion on the topic of allegations made against Islam.
05:30	Medical Matters
06:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:00	Children's Class with Huzoor. Recorded on 18th February 2006.
08:00	Learning Arabic: Programme no. 19
08:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st May 1995.
09:25	Seerat-un-Nabi (saw)
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:10	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:10	Bengali Service
14:10	Jalsa Salana Germany 2004: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 22nd August 2004.
15:25	Learning Arabic: Programme no. 19 [R]
16:15	Children's Class [R]
16:50	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
17:30	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Children's Class [R]
22:00	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22: 40	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 28th February 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:00	Learning Arabic: Programme no. 19 [R]
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 357. Recorded on: 17/12/1997.
02:35	Waaq Feen-e-Nau
03:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st May 1995.
04:45	Seerat-un-Nabi (saw)
05:30	MTA Travel
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:15	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 2nd December 2006.
08:00	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1995.
09:55	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05	Bengali Service
14:10	From the Archives: Friday Sermon delivered on 3rd September 1982 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
14:20	Seminar: A seminar on the schemes initiated by Hadhrat Khalifatul Masih III (ra).
15:00	Lajna Magazine
15:20	Jalsa Speeches: speech delivered by Dr. Iftikhar Ahmad Ayaz on the topic of 'the role of mosques in the progress of Islam'. Recorded on 1st August 1999.
16:05	MTA Variety: A visit to the historic village of Caboolture, Australia.
16:35	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
17:25	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 358, recorded on 18/12/1997.
20:25	MTA International News Review
21:00	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
21:55	Jalsa Speeches [R]
22:45	From the Archives [R]
23:05	Seminar [R]
23:35	Lajna Magazine [R]

Thursday 1 March 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 358, recorded on 18/12/1997.
02:30	The Philosophy of the Teachings of Islam
03:10	Hamari Kaa'enaat
03:35	From the Archives: Friday Sermon delivered on 3rd September 1982 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
03:45	Seminar: A seminar on the schemes initiated by Hadhrat Khalifatul Masih III (ra).
04:25	Lajna Magazine
04:50	MTA Variety: A visit to the historic village of Caboolture, Australia.
05:15	Jalsa Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 23rd September 2005.
08:05	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session 12. Recorded on 30/04/1994.
09:10	Huzoor's Tours
10:10	Al Maa'idah
10:25	Indonesian Service
11:40	Dars-e-Hadith
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05	Bengali Service
14:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 167, recorded on 16th December 1996.
15:10	Al Maa'idah
15:30	Huzoor's Tours [R]
16:30	English Mulaqa'at [R]
17:35	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
18:30	Arabic Service
20:30	MTA News Review
21:05	Tarjamatul Qur'an Class, Session: 167 [R]
22:10	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT**

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday February 16, 2007 | Issue No. 07

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے ان گھروں کی آبادی ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے۔ یہاں صرف ایک مسجد نہیں اور بھی مساجد بننی چاہئیں۔

(بوخولٹ (جرمنی) میں مسجد ناصر کے افتتاح کے موقع پر خطاب)

جماعت احمدیہ ہالینڈ کو مساجد کی تعمیر کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی نصیحت۔ دنیا میں ہر طرف جماعت میں مساجد کی تعمیر کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ آپ بھی پیچھے نہ رہیں کیونکہ یہ تبلیغ کا بھی ذریعہ ہیں۔ ان مساجد میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی آواز گونجے گی تو یہاں کے لوگوں کو اسلام کی حقیقت کا علم ہوگا۔

(نن سپیٹ میں خطبہ جمعہ)

میونسٹر (جرمنی) میں فیملی ملاقاتیں، بوخولٹ کی جماعت میں مسجد ناصر کا افتتاح۔ نن سپیٹ (ہالینڈ) میں ورود مسعود، امیر صاحب ہالینڈ اور مبلغین کے ساتھ میٹنگ۔ خطبہ جمعہ، فیملی ملاقاتیں، لندن واپسی

(جرمنی اور ہالینڈ میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مبلغ سلسلہ۔ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

مؤرخہ 3/جنوری 2007ء

مقامی وقت کے مطابق سوا سات بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت المومن تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔

میونسٹر ویسٹ فالن صوبہ کا ایک تاریخی شہر ہے جس کی آبادی 268000 نفوس پر مشتمل ہے، اس شہر کی وجہ شہرت یہاں کی یونیورسٹی ہے جس میں اسلام کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

میونسٹر کی جماعت 1975ء میں قائم ہوئی۔ 1999ء میں مسجد کیلئے ایک ہزار مربع میٹر جگہ خریدی گئی جس پر 30/اگست 2000ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے مسجد بیت المومن کا سنگ بنیاد رکھا اور تعمیر مکمل ہونے پر 3/مئی 2003ء مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس کا افتتاح کیا۔ مسجد کی 129 مربع میٹر کی عمارت میں مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے کیلئے دو ہال ہیں جن میں 260 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد کی بالائی منزل پر دفاتر اور لائبریری ہے جبکہ مربی ہاؤس مسجد سے ملحقہ عمارت میں ہے۔

میونسٹر میں فیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور مسجد بیت المومن کی بالائی منزل میں واقع اپنے دفتر میں تشریف لائے اور دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک حضور انور نے اس علاقہ کے 26 خاندانوں کے 117 افراد کو فیملی اور ایک شخص کو انفرادی ملاقات سے نوازا۔

جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس دورہ کا آج آخری روز ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20/دسمبر سے اب تک جرمنی جماعت کے 431 خاندانوں کے 1846 افراد کو فیملی اور 57 افراد کو انفرادی ملاقات سے نوازا جس میں 26 گھنٹے 20 منٹ کا وقت صرف ہوا۔ علاوہ ازیں متعدد مقامات پر سینکڑوں احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کرنے کی سعادت پائی۔

12:35 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Isselburg (ازل برگ) کی طرف روانگی کیلئے باہر تشریف لائے تو علاقہ کے مرد وزن اور بچے اپنے آقا کو الوداع کرنے کیلئے قطاروں میں کھڑے تھے، حضور انور نے سب کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور اجتماعی دعا کے بعد قافلہ ازل برگ کیلئے روانہ ہوا۔

مسجد کے احاطہ سے نکلنے کے بعد حضور انور چند لمحوں کیلئے مسجد سے کچھ فاصلہ پر مکرم نصیر احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے، جہاں جماعت جرمنی نے گزشتہ رات حضور کے اہل بیت کے قیام کا انتظام کیا تھا۔ یہ وہی گھر ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت المومن کے سنگ بنیاد کے وقت قیام فرما کر اسے برکت بخشی تھی۔

میونسٹر سے آٹوبان نمبر 43، 2 اور 3 پر 134 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قافلہ کی اگلی منزل ازل برگ ہے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Bocholt (بوخولٹ) جماعت کی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔

بوخولٹ میں مسجد ناصر کا افتتاح

بوخولٹ شہر کی آبادی اس وقت 75000 نفوس پر مشتمل ہے۔ تاریخ میں بوخولٹ کا ذکر پہلے پہل 779ء میں ملتا ہے اور 1222ء میں اسے شہر کا درجہ ملا۔ ازل برگ جس میں بوخولٹ جماعت کی مسجد تعمیر ہوئی ہے، اس کی آبادی 11322 افراد پر مشتمل ہے اور اس شہر کا 1169ء کی تاریخ میں ذکر ملتا ہے جبکہ اسے باقاعدہ شہر کے حقوق 1441ء میں ملے۔

Bocholt (بوخولٹ) کی جماعت 1975ء میں قائم ہوئی جس میں بوخولٹ کے قریبی دو شہر Wesel (ویزل) اور Isselburg (ازل برگ) بھی شامل ہیں۔ بوخولٹ جماعت کی تجنید 75 افراد پر مشتمل ہے۔ سو مساجد کی تحریک کے تحت 23/جون 2004ء میں اس جماعت کے لئے Isselburg (ازل برگ) میں 2119 مربع میٹر جگہ خریدی گئی اور ستمبر 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے اس جگہ مسجد ناصر کا سنگ بنیاد رکھا۔

ازل برگ کی طرف آٹوبان نمبر 2 پر دریائے Ruhr (رؤر) کے نام کی مناسبت سے ایک علاقہ Ruhr Debit (رؤر ایریا) آتا ہے۔ اس علاقہ میں کوئلے کی بے شمار کانیں ہیں، جن سے نکلنے والا کوئلہ زیادہ تر ہیٹنگ سسٹم کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ جدید ہیٹنگ سسٹم کے بعد کوئلہ کی اکثر کانیں تو بند ہو چکی ہیں لیکن ان کی باقیات ابھی تک بطور علامت اس علاقہ میں موجود ہیں۔ اس علاقہ میں فٹبال کے کئی معروف کلب ہیں، جن کی وجہ سے اس علاقہ کو جرمنی میں بہت شہرت حاصل ہے۔

ٹھیک دو بجے قافلہ ازل برگ کی نو تعمیر شدہ مسجد ناصر کے احاطہ میں پہنچا۔ مسجد کے گیٹ اور احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور علاقہ کے مرد وخواتین اور بچے اپنے آقا کے استقبال کیلئے آنکھیں فرش راہ کئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر ایک بچے اور بچی نے حضور اور حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ بچے اور خواتین ترنم کے ساتھ مختلف عربی اور اردو اشعار پڑھ کر حضور انور کا استقبال کر رہے تھے جبکہ مردوں نے حضور کی آمد پر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے باقاعدہ اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد کے رسمی افتتاح کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جرمن احمدی دوست مکرم Mazen Uklan (مازن اکلان) صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی۔ مکرم مبشر احمد صاحب نے ان آیات کا اردو اور مکرم احسان حیدر صاحب نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنی استقبالیہ تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس تاریخی دورہ کے آخری مراحل میں داخل ہونے اور حضور انور کی جرمنی سے روانگی پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے فضلوں میں برلن کی مسجد خدیجہؓ کا حضور انور کے دست مبارک سے تاریخ ساز سنگ بنیاد بھی ہے۔ اس مسجد کے سنگ بنیاد کی کارروائی خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت اختتام پذیر ہوئی اور جب حضور انور نے دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کی بنیاد میں اینٹ نصب فرمائی تو مخالفین کے لغو نعرے دم توڑ چکے تھے اور مخالفین کی طرف موت کا سا سکوت تھا۔ سنگ بنیاد کی اس بابرکت تقریب کو میڈیا نے وسیع پیمانہ پر Coverage دی۔ جرمنی کے بڑے ٹی وی چینل ZDF نے بھی سنگ بنیاد کی تقریب خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اینٹ رکھنے والے حصہ کو بار بار نشر کیا، درجنوں اخبارات اور Online ذرائع ابلاغ نے تصاویر کے ساتھ اس پروگرام کی اشاعت کی۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں